بانی: حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کا ترجمان

ماہنامہ

الصّیانۃ

لاہور

ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ / اکتوبر 2024ء

بانی:

حضرت مولانا مفتی وکیل احمد خان شیروانی نور اللہ مرقدہ

ماہنامہ
الصِّیَانَۃ
لاہور

بیاد

حکیم الامت مجدد ملت
حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

- حضرت مولانا حافظ جلیل احمد خان شیروانی رحمہ اللہ
- حضرت مولانا مفتی محمد حسن رحمہ اللہ، بانی جامعہ اشرفیہ
- حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خان شیروانی رحمہ اللہ
- عارف باللہ حضرت مولانا فقیر محمد پشاوری رحمہ اللہ
- محی السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق رحمہ اللہ
- خلفائے کرام حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

- فقیہ الامۃ حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ
- حضرت مولانا محمد عبید اللہ القاسمی رحمہ اللہ
  (سابق صدر مجلس صیانۃ المسلمین)
- نجم العلماء حضرت مولانا سید محمد نجم الحسن تھانوی رحمہ اللہ
  (سابق صدر مجلس صیانۃ المسلمین)
- فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی سید عبد الشکور ترمذی رحمہ اللہ
  بانی جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا
- شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد رحمہ اللہ
  بانی جامعہ امدادیہ فیصل آباد (سابق نائب صدر مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان)
- عارف باللہ الحاج نواب عشرت علی خان قیصر رحمہ اللہ
- شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر رحمہ اللہ
- حضرت مولانا شیخ سلیم اللہ خان رحمہ اللہ
  بانی و سابق مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی، سابق صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان
- حضرت مولانا وکیل احمد خان شیروانی رحمہ اللہ
  (سابق روح رواں ناظم نشر و اشاعت مجلس صیانۃ المسلمین، پاکستان)
- حضرت مولانا عبد الدیان سلیمی رحمہ اللہ
  (سابق ناظم عمومی مجلس صیانۃ المسلمین، پاکستان)
- شیخ الحدیث حضرت مولانا مشرف علی تھانوی رحمہ اللہ
  سابق مہتمم: جامعہ دار العلوم الاسلامیہ، لاہور
- حضرت مولانا صوفی محمد سرور رحمہ اللہ
  سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور، رئیس جامعہ عبد اللہ بن عمر
- حضرت کرنل (ر) ارشد ایاز صاحب رحمہ اللہ
- حضرت ڈاکٹر عقیل الدین صدیقی صاحب رحمہ اللہ

بہ برکت دعا

- حلیم الامت حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ العالی
  مہتمم: جامعہ اشرف المدارس و خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، کراچی
- حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب مدظلہ العالی
  مہتمم: جامعہ امدادیہ فیصل آباد (نائب صدر مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان)
- حضرت احمد کلیم صاحب دامت برکاتہم

جلد نمبر: 33
شمارہ نمبر: 8

ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ
اکتوبر 2024ء

بانی: حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کا ترجمان

ماہنامہ

الصّیانۃ لاہور

Monthly: Assyanah Lahore

بانی و بفیض دعا:

حضرت مولانا مفتی وکیل احمد خان شیروانی نور اللہ مرقدہ

زیرِ سرپرستی

شفیق الاُمّت حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ العالی
مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور صدر مجلس صیانۃ المسلمین (پاکستان)

حضرت مولانا قاری ارشد عبید صاحب مدظلہ العالی
نائب مہتمم و ناظمِ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ، لاہور

مدیر	مدیر معاون	ناظم
خلیل اشرف خان شیروانی	عامر خان شیروانی	محمد یاسر نور استاذ جامعہ اشرفیہ، لاہور

اندرونِ ملک	چندہ فی پرچہ	50 روپے
	سالانہ چندہ	600 روپے
	سالانہ خصوصی تعاون	1200 روپے
بیرونی ممالک		100 امریکی ڈالر

خط و کتابت کیلئے

ماہنامہ الصّیانۃ و مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان

صدر دفتر جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ، لاہور
Ph: 042-37429732, 0300-8873007

بیت الاشرف، 78-اے بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور، پاکستان۔ Cell: 0333-4409994

0333-4409994 twitter.com/assyanah assyanahpk@gmail.com

ایزی پیسہ/ جازکیش اکاؤنٹ نمبر، بنام خلیل اشرف 0314-4294421
رقم (چندہ) بھیج کر اطلاع ضرور کریں۔

برائے رابطہ فون کال/ واٹس اپ
0300-8873007, 0333-4409994

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان
بانی
حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
ماہنامہ
الصِّیانۃ لاہور
ربیعُ الثّانی ۱۴۴۶ھ اکتوبر 2024ء

فہرست

قارئین کی سہولت کے پیشِ نظر سرچ ایبل پی ڈی ایف پیشِ خدمت ہے۔ فہرست میں لکھے عنوان یا مصنف کے نام پر کلک کریں اور مطلوبہ مضمون کا مطالعہ فرمائیں۔ جزاك الله خيرا

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
1	حمد باری تعالیٰ	مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ	3
2	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا عبد الماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ	4
3	درسِ قرآنِ کریم	مولانا مفتی سیّد عبد القدوس ترمذی مدظلہم	5
4	درس حدیث	شفیقُ الاُمّت حضرت مولانا حافظ فضلُ الرحیم صاحب مدظلہ العالی	10
5	سیرت کی جامعیت کے چند بنیادی اُصول	حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمہ اللہ	14
6	اشرف المقالات	حضرت مولانا مفتی وکیل احمد خان شیروانی نور اللہ مرقدہ	19
7	مجالس مسیح الامت	حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ خان شیروانی رحمہ اللہ	23
8	روحِ تصوّف	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ	28
9	اِرشاداتِ اکابر	شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی	33
10	مختصر سوانح حیات، حضرت مولانا عبد الرحیم چترالی قدس سرہٗ	مولانا سلیمان حجازی	35
11	اسرائیل اور امریکا کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیوں؟	شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی	39
12	سانحہ ارتحال حضرت مولانا قاری انتظار الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت الحاج محمد عبد اللہ صدیقی عرفانی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اکبر شاہ بخاری صاحب زید مجدہٗ	41
13	حضرت مولانا عبد السلام صاحب قاسمی مظفر نگری	حضرت مولانا مفتی ریاست علی قاسمی	44
14	مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کا مختصر تعارف	شہباز خان شیروانی	47
15	مسنون دُعائیں	ادارہ	53
16	حکیم الامت خود اپنی نظر میں	شہباز خان شیروانی	55
17	اجتماع مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان	شہباز خان شیروانی	56

ماہنامہ الصیانہ لاہور
ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ اکتوبر 2024ء

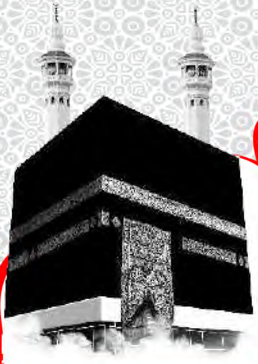

حمدِ باری تعالیٰ

مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ

پہنچتا ہے ہر اک مے کش کے آگے دورِ جام اُس کا
کسی کو تشنہ لب رکھتا نہیں ہے لطف عام اُس کا

گواہی دے رہی ہے اس کی یکتائی پہ ذات اُس کی
دوئی کے نقش سب جھوٹے، ہے سچا ایک نام اُس کا

ہر اک ذرہ فضا کا داستاں اُس کی سناتا ہے
ہر اک جھونکا ہوا کا آکے دیتا ہے پیام اُس کا

نظام اپنا لیے پھرتا ہے کیا خورشید نورافشاں
ہزاروں ایسی دُنیاؤں کو شامل ہے نظام اُس کا

میں اُس کو کعبہ و بت خانہ میں کیوں ڈھونڈنے جاؤں
میرے ٹوٹے ہوئے دل ہی کے اندر ہے مقام اُس کا

سراپا معصیت میں ہوں، سراپا مغفرت وہ ہے
خطا کوشی روش میری خطا پوشی ہے کام اُس کا

مری اُفتادگی بھی میرے حق میں اُس کی رحمت تھی
کہ گرتے گرتے بھی میں نے لیا دامن ہے تھام اُس کا

وہ خود بھی بے نشاں ہے زخم بھی ہیں بے نشاں اُس کے
دیا ہے اُس نے جو چرکا نہیں ہے التیام اُس کا

عبودیت کو بھی کیا کیا مدراج اُس نے بخشے ہیں
جہاں میں بن کے آتا ہے رسول ﷺ اُس کا غلام اس کا

ہوئی ختم اس کی حجت اس زمیں کے بسنے والوں پر
کہ پہنچایا ہے ان سب تک محمد ﷺ نے کلام اُس کا

بجھاتے ہی رہے پھونکوں سے کافر اس کی رہ رہ کر
مگر نور اپنی ساعت پر رہا ہو کر تمام اُس کا

نہ جا اس کے تحمل پر کہ ہے بے ڈھب گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

ماهنامه الصیانہ لاہور
بانی حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان
ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ اکتوبر 2024ء

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ

پڑھتا ہوا محشر میں ، جب صلِ علیٰ آیا
رحمت کی گھٹا اُٹھی اور ابر کرم چھایا
جب وقت پڑا نازک ، اپنے ہوئے بیگانے
ہاں کام اگر آیا ، تو نام ترا آیا
پرسش تھی گناہوں کی ، اور یاس کا تھا عالم
بے کس کی خبر لینے ، محبوبِ خدا آیا
یہ نام مبارک تھا ، یا حق کی تجلی تھی
دم بھر میں ہوا فاسق ، ابدال کا ہم پایا
چرچے ہیں فرشتوں میں ، اور رشک ہے زاہد کو
اس شان سے جنت میں ، شیدائے نبی آیا
کیوں نزع کی دشواری ، آسان نہ ہو جاتی
تھا نام ترا لب پر ، اور سر پہ ترا سایا
اک عمر کی گمراہی ، اک عمر کی سرتابی
جز تیری غلامی کے ، آخر نہ مفر پایا!
حکمت کا سبق چھوڑا ، عزت کی طلب چھوڑی
دنیا سے نظر پھیری ، سب کھو کے تجھے پایا
سمجھے تھے سیہ کاری ، اپنی ہے فزوں حد سے
دیکھا تو کرم تیرا ، اس سے بھی سوا پایا
فاسق کی ہے یہ میت ، پر ہے تو تیری اُمت
ہاں ڈال تو دے دامن کا ، اپنے ذرا سایا

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان
بانی
حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
ماہنامہ الصیانۃ لاہور
ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ اکتوبر 2024ء

درسِ قرآنِ کریم

مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم صاحب دامت برکاتہم (مہتمم و رئیس دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ج
وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ (40) وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ص
وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ز وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ (41) وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا
الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (42)۔ (سورۃ البقرۃ)۔

ترجمہ اے بنی اسرائیل تم میرے وہ احسانات یاد کرو جو میں نے تم پر کئے، اور تم مجھ سے کیا ہوا عہد پورا کرو تاکہ میں بھی تم سے کیا ہوا عہد پورا کروں، اور تم (کسی اور سے نہیں، بلکہ) صرف مجھ ہی سے ڈرو۔(40) اور جو (کتاب) کلام میں نے اتارا ہے اس پر ایمان لاؤ (اسے مان لو)، جبکہ وہ اُس کتاب (تورات) کی تصدیق کرنے والی اور سچی بتلانے والی ہے جو تمہارے پاس ہے، اور تم ہی اس کے سب سے پہلے منکر نہ بن جاؤ، اور میری آیتوں کو معمولی سی قیمت لے کر نہ بیچو، اور (کسی اور کے بجائے) صرف میرا خوف دِل میں رکھو (41) اور حق کو باطل کے ساتھ گڈمڈ نہ کرو، اور نہ حق بات کو چھپاؤ جبکہ (اصل حقیقت) تم اچھی طرح جانتے ہو (42)۔ (سورۃ البقرۃ)

خلاصہ تفسیر:

اے بنی اسرائیل (یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد) یاد کرو تم لوگ میرے اُن احسانوں کو جو کئے ہیں میں نے تم پر (تاکہ حق نعمت سمجھ کر ایمان لانا تمہارے لئے آسان ہو جائے، آگے اس یاد کرنے کی مراد بتلاتے ہیں)۔

اور پورا کرو تم عہد کو (یعنی تم نے جو توریت میں مجھ سے عہد کیا تھا جس کا بیان قرآن کی اس آیت میں ہے:

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ
مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ
وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۚ فَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ (الآیۃ)

(ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا، اور ہم نے ان میں سے بارہ نگران مقرر کیئے تھے ، اور اللہ نے کہا تھا کہ: "میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، میرے پیغمبروں پر ایمان لائے، عزت سے ان کا ساتھ دیا اور اللہ کو اچھا قرض دیا تو یقین جانو کہ میں تمہاری برائیوں کا کفارہ کردوں گا اور تمہیں ان باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، پھر اس کے بعد بھی تم میں سے جو شخص کفر اختیار کرے گا تو درحقیقت وہ سیدھی راہ سے بھٹک جائے گا":) (المائدۃ:12) پورا کروں گا میں تمہارے عہد کو (یعنی میں نے جو عہد تم سے کیا تھا ایمان لانے پر جیسا کہ آیتِ مذکورہ میں ہے: لَاُكَفِّرَنَّ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ ، میں تمہاری برائیوں کا کفارہ کردوں گا) صرف مجھ ہی سے ڈرو، (اپنے عوامِ معتقدین سے نہ ڈرو کہ ان کا اعتقاد نہ رہے گا اور ان سے آمدنی بند ہوجاوے گی) اور ایمان لے آؤ اس کتاب پر جو میں نے نازل کی ہے (یعنی قرآن پر) ایسی حالت میں کہ وہ سچی بتلانے والی ہے اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے، (یعنی تورات کے کتابِ الٰہی ہونے کی تصدیق کرتی ہے، اور جو اس میں تحریفات کی گئی ہیں وہ خود توراۃ و اِنجیل ہونے ہی سے خارج ہیں، ان کی تصدیق لازم نہیں آتی)

اور مت بنو تم پہلے انکار کرنے والے اس قرآن کے (یعنی تمہیں دیکھ کر جو دوسرے لوگ انکار کریں گے ان سب میں سب سے پہلے انکار اور کفر کرنے والے تم ہوگے اس لئے قیامت تک ان کے کفر و انکار کا وَبال تمہارے نامہ اعمال میں درج ہوتا رہے گا،) اور میرے احکامات کے مقابلہ میں حقیر اور معمولی معاوضہ مت لو، اور خاص مجھ ہی سے پورے طور پر ڈرو (یعنی میرے احکام چھوڑ کر یا ان کو بدل کر یا چھپا کر عوام الناس سے ذلیل و قلیل دنیا کو وصول مت کرو جیسا کہ ان کی عادت تھی جس کی تصریح آگے آتی ہے: وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ اور حق کو باطل کے ساتھ گڈمڈ مت کرو) اور حق بات کو چھپایا بھی مت کرو خاص طور پر جب کہ تم حق کو جانتے بھی ہو (کہ حق کو چھپانا بھی بری بات ہے)۔

ربط:

شروع سورت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو تین گروہوں "متقین و پرہیزگار، منافقین، کافرین" کے عمومی احوال واوصاف بیان فرمائے، پھر کسی ایک قوم کو مخصوص کیئے بغیر ساری دنیا انسانیت کو خطاب فرمایا اور توحید، رسالت، قیامت کے دلائل بیان فرمائے، تاکہ عبادت کرکے آخرت کی تیاری کرسکیں، اس کے بعد تمام بنی آدم پر اپنے انعامات کا ذکر فرما کر ان آیات مبارکہ میں بطور خاص "بنی اسرائیل" کو خطاب کیا، پہلے ان پر

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

ہونے والے انعامات کا اجمالی طور پر تذکرہ کر کے انہیں وہ احسانات یاد دلائے، پھر آئندہ رکوع سے ان کی تفصیل فرمائی جس کا طویل ذکر فرمایا، اور مقصد یہ ہے کہ بنی اسرائیل ان نعمتوں کو یاد کر کے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے کریم مولی جل شانہ کی "عنایات" کو یاد کر کے اس ذات اقدس سے کئے ہوئے "عہد" کو پورا کرنے کے لئے دل وجان سے تیار ہوجائیں، کیونکہ علماء یہود "تورات" میں ذکر کردہ نبی آخر الزمان ﷺ کے بارے میں بشارتوں، صفتوں سے بخوبی واقف تھے اس لئے مناسب ہوا کہ پہلے انہیں اسلام کی طرف متوجہ کیا جائے کہ اگر اہل علم ودانش متوجہ ہوجائیں تو باقی لوگوں کا آنا قدرے آسان ہوجاتا ہے کیونکہ ان کا اتباع لوگوں کے لئے حجت ہوتا ہے۔

سورہ بقرہ چونکہ مدنی سورت ہے اس لئے اس میں "مشرکین ومنافقین" کے بیان کے بعد "اہلِ کتاب" کو خصوصیت سے خطاب کیا گیا ہے، چالیسویں آیت سے شروع ہو کر ایک سو تیئس آیت یعنی پہلے پارے (آلم) کے آخر تک انہی لوگوں سے خطاب ہے، جس میں ان کو مانوس کرنے کے لئے پہلے ان کی خاندانی شرافت اور اس سے دنیا میں حاصل ہونے والے اعزاز کا پھر اللہ تعالیٰ کی ان پر مسلسل نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے، پھر ان کی بے راہ روی اور غلط کاری پر تنبیہ کی گئی ہے، اور صحیح راستہ کی طرف دعوت دی گئی ہے۔

ان میں سے پہلی سات آیات میں اجمالی خطاب ہے، تین آیات میں دعوتِ ایمان اور چار میں اعمال صالحہ (نیک کاموں) کی تلقین ہے، پھر تفصیلی خطاب ہے اور کلام کو مؤثر بنانے کے لئے شروع اور آخر میں "یا بنی اسرائیل" کہہ کر ان سے خطاب کیا گیا ہے۔

"یا بنی اسرائیل" کا معنی اور اس لفظ سے مخاطب کرنے کی وجہ

"اسرائیل" سیدنا یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام کا لقب ہے جو کہ دو لفظوں "اسراء" اور "اِیل" سے مل کر بنا ہے، "اسراء" کا معنی "بندہ یا برگزیدہ" کے ہیں، اور لفظ "اِیل" اللہ تعالیٰ کا نام ہے، لہذا "اسرائیل" مطلب ومعنی "عبداللہ، یا صفوۃ اللہ (اللہ کا چنا ہوا) کے ہوئے، اور یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب تھا، اور بنی اسرائیل کو "یا بنی یعقوب" کے بجائے "یا بنی اسرائیل" سے خطاب فرمانے میں ایک خاص لطافت ہے، کہ اس لقب کی طرف ان کی نسبت کرنے سے یہ معنی ہوں گے کہ:

اے ہمارے انتہائی فرمانبردار اور مطیع بندے کی اولاد تمہیں تو حق بات کی پیروی کرنے میں اپنے باپ کا نمونہ ہونا چاہئے تھا، جیسا کہ کسی کو ابھارنے کے لئے یا شرم دلانے لئے کہتے ہیں: کہ اے کریم وشریف کے بیٹے ایسا کر، اے بہادر کے بیٹے بہادروں کا مقابلہ کر، اے عالم کے بیٹے علم حاصل کر۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

تفسیر: یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ: اے فرزندانِ یعقوب (علیہ السلام)! حق تعالیٰ جل مجدہ نے "یا بنی یعقوب" کہہ کر خطاب نہیں فرمایا، تاکہ ان کو اپنے لقب اور نام ہی سے معلوم ہو جائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے کی اولاد ہیں، ہمیں ان کے ہی نقش قدم پر چلنا چاہئے۔

اُذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡكُمۡ یاد کرو تم میری ان خاص نعمتوں کو جن کا خاص میں نے تم پر انعام فرمایا، چونکہ یہاں "نعمت و انعام" کرنے کی نسبت و اضافت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف فرمائی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے خاص نعمتیں مراد ہوں گی۔

وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِیۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس "عھد" سے مراد وہ ہے جو سورۃ مائدہ کی اس آیت میں مذکور ہے: وَلَقَدۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ‌ۚ وَبَعَثۡنَا مِنۡهُمُ اثۡنَیۡ عَشَرَ نَقِیۡبًا‌ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیۡ مَعَكُمۡ‌ؕ لَئِنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیۡتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنۡتُمۡ بِرُسُلِیۡ وَعَزَّرۡتُمُوۡهُمۡ وَاَقۡرَضۡتُمُ اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنۡكُمۡ سَیِّاٰتِكُمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ۚ فَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ (الآیۃ)

(ترجمہ: یقینا اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا، اور ہم نے ان میں سے بارہ نگران مقرر کئے تھے، اور اللہ نے کہا تھا کہ: "میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، میرے پیغمبروں پر ایمان لائے، عزت سے ان کا ساتھ دیا اور اللہ کو اچھا قرض دیا تو یقین جانو کہ میں تمہاری برائیوں کا کفارہ کردوں گا اور تمہیں ان باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، پھر اس کے بعد بھی تم میں سے جو شخص کفر اختیار کرے گا تو درحقیقت وہ سیدھی راہ سے بھٹک جائے گا"۔) (المائدۃ:12)

اس میں سب سے اہم معاہدہ رسولوں پر ایمان لانے کا ہے جس میں حضرت محمد ﷺ بھی شامل ہیں، حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس "عھد" سے مراد آپ ﷺ کا اتباع ہے۔ (ابن جریر بسند صحیح)

اہل کتاب سے اللہ تعالیٰ کا عہد یہ تھا کہ تم میں سے جو محمد ﷺ پر ایمان لائے گا اس کو دو اجر ملیں گے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اُولٰٓئِكَ یُؤۡتَوۡنَ اَجۡرَهُمۡ مَّرَّتَیۡنِ کہ ان کو ان کا اجر و ثواب دو مرتبہ دیا جائے گا، ایک اجر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی وجہ سے اور دوسرا حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کی وجہ سے۔

وَاِیَّایَ فَارۡهَبُوۡنِ اور خاص مجھ سے ڈرو، خلاصہ یہ ہے کہ اے بنی اسرائیل تم محمد ﷺ پر ایمان لانے اور ان کی اتباع کرنے والا میرا "عہد" پورا کرو تو میں اپنا "عہد" تمہاری مغفرت اور جنت میں داخل کرنے

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

والا پورا کروں گا، صرف مجھ سے ڈرو، عوام الناس اعتقاد رکھنے والوں سے مت ڈرو، کیونکہ عوام تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، بھلائی اور برائی، نفع نقصان سب میرے ہاتھ میں ہے۔

ایمان لانے سے اگر دنیا کے معمولی اور حقیر فائدے چھوٹ گئے اور فوت ہو بھی گئے تو وہ چند روزہ اور معمولی نقصان ہے جن کی کوئی حیثیت نہیں، لیکن اگر تم ایمان نہ لائے تو حق تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور آخرت کے دائمی، بیش بہا منافع فوت ہو جائیں گے، کسی نے صحیح ہی تو کہا ہے:

لِكُلِّ شَيْءٍ إِذَا فَارَقْتَه عِوَض   وليس لله إن فَارَقْتَ مِن عِوَض

جس چیز کو بھی چھوڑ و اس کا عوض اور بدل مل سکتا ہے لیکن حق تعالیٰ جل مجدہ کو چھوڑ کر اس کا عوض اور بدل پا لینا ناممکن اور محال ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "مجھ ہی سے ڈرو"، امیروں اور رئیسوں، وڈیروں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، دنیا و آخرت کے نفع و نقصان کا مالک صرف اور صرف میں ہی ہوں۔

اظہارِ تعزیت و دعائے مغفرت

حال ہی میں بعض بزرگ و متعلقین مجلس دارِ دنیا سے رحلت فرما گئے بالخصوص
حضرت مولانا عبد الرحیم چترالی صاحب نور اللہ مرقدہ (استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور)

مجلس صیانۃ المسلمین و مولانا وکیل احمد خان شیروانی رحمۃ اللہ علیہ سے خاص عقیدت و محبت کا تعلق رکھنے والے بھائی یوسف صاحب اور انکے برادرِ صغیر جناب اشرف صاحب (صاحبزادے حضرت مامون الرشید و بھتیجے حضرت ادریس صاحب رحمہم اللہ) ٹاؤن شپ لاہور۔

مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان شیروانی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر اکابرین کے ساؤتھ افریقہ میں خاص میزبانی کا شرف حاصل کرنے والے حضرت احمد بھائی کاسوجی کے صاحبزادے بھائی رشید احمد کاسوجی افریقہ (خلیفہ حضرت مولانا حاجی فاروق صاحب نور اللہ مرقدہ)

دارُ الفناء سے دارُ البقاء رحلت فرما گئے ہیں۔ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی أَجْمَعِیْن۔
إنا لله وإنا إليه راجعون۔ إن لله ما أخذ وله ما أعطى وكل شيء عنده بأجل مسمى۔

ادارہ مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان تمام مرحومین و مغفورین کے ورثاء و اقارب سے تعزیت کرتا ہے اور جملہ قارئین سے مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔

اللهم اغفر لهم وارحمهم وعافهم واعف عنهم وأدخلهم الجنة ونقهم من الذنوب كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس وباعد بينهم وبين خطاياهم كما باعدت بين المشارق والمغارب آمين

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

ماھنامہ الصیانۃ لاہور
بانی حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان
ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ اکتوبر 2024ء

درسِ حدیث

شفیق الامت حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب مدظلہ العالی مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور۔ صدر مجلس صیانۃ المسلمین (پاکستان)

مہنگائی کے دور میں اخراجات پر کنٹرول کس طرح کریں

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الاقتصاد فی النفقة نصف المعیشة (رواہ البیہقی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا نصف معیشت (زندگی گزارنے کا طریقہ) ہے۔

اچھی نیت سے، نیک مقصد کے لیے دنیا کی دولت حلال ذریعہ سے حاصل کرنے کی کوشش کرنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ بہت بڑی نیکی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا کی دولت حلال طریقے سے حاصل کرے اور اس مقصد کے لیے حاصل کرے کہ دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے دوسروں سے مانگنے سے بچا رہے، اپنے اہل و عیال کے لیے روزی اور آرام و آسائش کا سامان مہیا کر سکے اور اپنے ہمسایوں کے ساتھ بھی احسان اور اچھا سلوک کر سکے تو ایسا شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس شان کے ساتھ حاضر ہوگا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا اور روشن ہوگا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا کی دولت حلال طریقے ہی سے حاصل کرے لیکن اس کا مقصد یہ ہو کہ وہ بہت بڑا مالدار ہو جائے اور اس دولت مندی کی وجہ سے دوسروں کے مقابلہ میں اپنی شان اونچی کر سکے اور لوگوں کی نظروں میں بڑا بننے کے لیے دولت حاصل کرے۔ لقی اللہ تعالی و ھو علیه غضبان تو ایسا شخص قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوں گے۔

مال و دولت کی حرص عام انسانوں کی فطرت میں داخل ہوتی ہے، اگر دولت سے ان کا گھر تو کیا جنگل کے جنگل اور صحرا بھی بھرے ہوئے ہوں تب بھی اس انسان کا دل قناعت نہیں کرتا۔ یہ انسان اس میں اضافہ اور زیادتی چاہتا ہے زندگی کے آخری سانس تک اس کی ہوس کا یہی حال رہتا ہے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔

لو کان لابن ادم وادیان من مال لا بتغی ثالثا ولا یملاء جوف ابن آدم إلا التراب

”یعنی اگر آدمی کے پاس مال سے بھری ہوئی دو وادیاں ہوں تو یہ تیسری بھی چاہے گا اور آدمی کا پیٹ کوئی چیز بھی نہیں بھر سکتی مگر قبر کی مٹی۔“

دولت کی ہوس جہاں انسان کے لیے دنیاوی بربادی کا نشان ہے وہاں آخرت کی ناکامی ہے لیکن یہی دنیا اور اس کی دولت اللہ کے احکام کے مطابق استعمال کی جائے تو وہ عبادت بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے جو احکامات دولت کے بارے میں عطا فرمائے ہیں ان کا تعلق اعتدال اور میانہ روی سے ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے، فرمایا "ما عال من اقتصد" جو میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا لیکن اگر انسان دولت کو حقوق پورا کرنے میں بھی صرف نہیں کرتا تو اس سے بخل پیدا ہوتا ہے اور ایسے شخص کو بخیل کہا جاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لا یجتمع الشح والایمان فی قلب عبد ابدا" فرمایا کہ بخل اور ایمان کسی مومن بندے کے دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ اور اگر انسان بے جا خرچ کرنا شروع کر دے تو اسے اسراف اور فضول خرچی کہتے ہیں جس سے اللہ رب العزت نے منع فرمایا۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا کھاؤ پیو لیکن فضول خرچی نہ کرو۔

معلوم ہوا کہ اگر مناسب جگہ بھی نہ خرچ کیا جائے تو بخل ہے اور اگر بے جا خرچ کیا جائے تو فضول خرچی ہے ان دو کے درمیان "انفاق فی سبیل للہ" یعنی اللہ کے راستے میں خرچ کرنا ہے اور یہی خرچ کرنے کا صحیح طریقہ ہے۔ علماء نے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی وضاحت فرمائی ہے کہ اگر اللہ کے بتائے ہوئے حقوق پر خرچ کیا تو یہ ان کے لیے خرچ کرنا، اپنی جان پر، اپنے گھر والوں پر، اپنے بچوں پر خرچ کرنا بھی اللہ ہی کی خاطر ہو تو وہ بھی عبادت ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دینار تم نے اللہ کے راستہ میں خرچ کیا، ایک دینار غلام کے آزاد کرنے میں خرچ کیا، ایک دینار مسکینوں پر خرچ کیا اور ایک دینار گھر والوں پر خرچ کیا تو وہ دینار جو گھر والوں پر خرچ کیا اس کا درجہ سب سے زیادہ ہے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ تم اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اگر اپنی بیوی کو ایک لقمہ بھی کھلاؤ گے اللہ اس کا بھی اجر دے گا اور وہ صدقہ ہے۔

یہ بات درست ہے کہ سادگی ایمان کا حصہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ جب نصیب فرمائے اور وسعت و گنجائش ہو تو

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

بدحال اور میلے کچیلے کپڑوں میں رہنا درست نہیں۔

ابوالاحوص تابعی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں بہت معمولی اور گھٹیا قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھا آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ مال و دولت ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں اللہ کا فضل ہے آپ ﷺ نے پوچھا کس قسم کا مال ہے۔میں نے عرض کیا مجھے اللہ نے ہر قسم کا مال دے رکھا ہے۔اونٹ، گائے، بیل، بھیڑ، بکریاں، غلام، باندیاں بھی ہیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ نے تمہیں مال و دولت سے نوازا ہے تو پھر اللہ کے انعام و احسان کا اثر تمہارے اوپر بھی ضرور نظر آنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ جب بندہ کو دے بندہ اسے جائز خرچ کرے چاہے اپنی ذات پر خرچ کرے اللہ اسے پسند فرماتا ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے فرمایا۔

إن الله يحب أن يرى أثر نعمته على عبده

یعنی اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اپنے بندہ پر اپنی دی ہوئی نعمت کا اثر دیکھے۔

معلوم ہوا کہ بخل اور کنجوسی کی وجہ سے یا صرف طبیعت کے گنوار پن کی وجہ سے صاحب استطاعت ہونے کے باوجود گھٹیا حالت میں رہنا درست نہیں۔اللہ کی دی ہوئی نعمت اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر خرچ کرنا یہ بھی شکر کا ایک انداز ہے۔

انسان کو کس حد تک خرچ کرنا چاہئے وہ حدود، اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے متعین فرمادی ہیں۔

فرمایا: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَالْبَسُوْا وَتَصَدَّقُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيْلَةٌ

یعنی کھاؤ، پیو اور خیرات کرو، اور کپڑے بنا کر پہنو بشرطیکہ اسراف اور نیت میں فخر اور تکبر نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ بذات خود عام طور پر معمولی، سوتی قسم کے کپڑے پہنتے تھے۔بسا اوقات ان میں کئی کئی پیوند بھی ہوتے تھے۔لیکن جب وسعت ہوئی تو دوسرے ملکوں اور دوسرے علاقوں کے بنے ہوئے قیمتی جبے بھی پہن لیتے تھے۔کئی کئی روز فاقہ سے بھی گزرتے تھے، دو دو ماہ تک آپ کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی اور جب کھانے میسر ہوتے تو عمدہ کھانے بھی تناول فرمالیتے۔

خرچ کرنے کا صحیح اور اسلامی انداز واضح ہونے کے بعد آج عام معاشرہ کی طرف دیکھنا ہوگا۔جہاں یہ انسان عام شادی بیاہ رچاتا ہے، ہزاروں روپے آتش بازی کی نظر کر دیتا ہے، گھروں اور دیواروں کو روشنیوں سے جگمگانے پر سینکڑوں روپے بہا دیتا ہے مہمانوں سے کئی گناہ زیادہ کھانا پکواتا ہے۔یہ تمام کام انسان صرف اپنی ناک عزت کی خاطر کرتا ہے یہی وہ غلط انداز ہے جہاں وہ ایک لڑکی کی شادی کرتا ہے اتنی ہی رقم

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

میں عمدہ طریقے سے دس لڑکیوں کی شادی کرسکتا ہے۔گھر میں چند بلبوں اور ٹیوب لائٹوں سے گزارا ہوسکتا ہے، یہ انسان ایک کمرے میں کئی بلب روشن کرتا ہے۔چند کمروں میں چند افراد رہتے ہیں لیکن ہر کمرے میں ائرکنڈیشنڈ چل رہا ہے یہی پیسے کے خرچ کرنے کا غلط انداز ہے۔

اسلام نے خرچ کرنے کی جگہیں بھی بلکل واضح طور پر سامنے رکھ دی ہیں۔اپنے گھر والوں پر اپنی ذات پر، ہمسائیوں پر، رشتہ داروں پر خرچ کیجئے بقدر ضرورت اور بقدر حق اور زکوۃ وصدقات جو اللہ نے بندہ پر حکما جاری فرمائے ہیں ان کے لئے خدائے برتر نے جگہیں مقرر فرمادی ہیں، جن میں غرباء، مساکین، قرض دار، مسافر وغیرہ شامل ہیں لیکن آج کے معاشرہ میں کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جن کے بارے میں قرآن حکیم نشان دہی فرماتا ہے۔ایسے لوگوں کو پہچان کران کی مدد کرنا اعلی ترین اخلاقی خوبی ہے فرمایا۔

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا (النساء)

یعنی ایسے لوگ جنہیں ناواقف، مالدار سمجھتے ہیں لیکن آپ ان کو نشانیوں سے پہچان سکتے ہیں یہ لوگوں سے لپٹ لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔

ان لوگوں کو ہمارے معاشرہ میں سفید پوش کیا جاتا ہے جو کسی بھی حالت میں مانگنا گوارا نہیں کرتے حتی کہ انہیں یہ بھی اندازہ ہوجائے کہ دینے والا غریب سمجھ کر دے رہا ہے تو لینے سے انکار کردیتے ہیں۔ایسے لوگوں کو ہدیے اور تحفوں اور اشیاء ضرورت کو پیش کرکے ان پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔جب انسان کسی پر خرچ کرے تو خرچ کرنے کے ان آداب کو ضرور ملحوظ رکھے جو اللہ رب العزت نے فرمائے۔

ارشاد باری ہے۔فرمایا:

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

اس آیت میں اللہ رب العزت نے خرچ کرنے کے یہ آداب بیان فرمائے کہ جب کسی پر کچھ خرچ کریں تو احسان نہ جتلائیں اور رقم خرچ کرکے اسے دکھ نہ دیں، اور ریاکاری سے خرچ نہ کیا جائے اگر دکھاوے کے لیے خرچ کیا تو اللہ کے یہاں اس کا کوئی اجر نہیں۔

اللہ رب العزت ہمیں رزق حلال حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور ہمارے رزق میں برکت نصیب فرمائے، اور پھر اسے خرچ کرنے کا سلیقہ بھی عطا فرمائے۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان
بانی
حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
ماھنامہ الصیانۃ لاہور
ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ اکتوبر 2024ء

سیرت کی جامعیت کے چند بنیادی اُصول

دوسرا حصہ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمہ اللہ
خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ و سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند

یورپ میں سکون کا فقدان

آج یورپ میں عقل وفہم کی کمی نہیں، روابط اور بین الاقوامی علائق کی کمی نہیں، سیاسی تعلقات کی ہمہ گیری اوران کی تدابیر کی کمی نہیں حتی کہ صرف انہی بین الاقوامی تعلقات کے لیے متحدہ کونسل یو، این، او بھی قائم ہے جس میں رات دن ممالک کے معاملات آتے رہتے ہیں۔ خانگی زندگی کے لیے تربیتوں کے بے انتہا ڈھنگ اور گھریلو زندگی کی خوشگواریوں کے لیے بے شمار لٹریچر وغیرہ سب ہی کچھ مہیا ہیں لیکن اس کے باوجود انہی کے اقراروں اور اعلانوں سے یہ ہی واضح ہے کہ گھر اور باہر سے چین اور سکھ مفقود ہے یہی نفوس جن کی طمانیت کی خاطر یہ سب کچھ کیا جارہا ہے امن و اطمینان کی ہوا تک سے بھی کوسوں دور ہوتے چلے جارہے ہیں، اس کی وجہ فقدان اسباب نہیں کہ وہ تو سب مہیا ہیں بلکہ مسبب الاسباب سے ربط کا فقدان ہے، خدا پرستی خوف آخرت اور مالک الملک کے سامنے جواب دہی کا فکر معدوم ہے۔ اعتقاداً ہو یا عملاً جو ان تعلقات کو صحیح نہج پر نہیں آنے دیتا ہے جس سے ان نفوس میں جذبہ انقیاد و اتباع حق کے بجائے خود رائی اور خود بینی کے جراثیم پرورش پائے ہوئے ہیں۔ مدار کار غرور نفس ہے یقین حق نہیں جس کے تحت خود غرضیوں، اور قومی و نسلی اور وطنی تعصبات کی آگ سلگ رہی ہے اور اس سے تمدنی سیاسی اور اقتصادی اونچ نیچ کی مہلک و باسکون وامن کی جان لیوا بنی ہوئی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا ان کے تمدنی وسائل اور ایجادات سے فائدہ بھی اٹھارہی ہے لیکن دلوں میں ان سے تنفر کے جذبات بھی لیے ہوئے اور ان کی جبری قیادت کا جو اسروں سے اتار پھینکنا بھی چاہتی ہے، یہ محجوبیت کا فقدان اسی خدا پرستی کے نہ ہونے اور خود پرستی کے ہونے سے رونما ہے، جس سے واضح ہے کہ کوئی بھی انسانی تعلق خواہ اپنے نفس سے ہو یا مخلوق سے بغیر خدائی تعلق کی ہمواری کے ہموار رہنا ممکن نہیں، حضرت صاحب سیرت علیہ السلام نے اپنی سیرت مبارکہ کی روشنی میں بطور ضابطہ حیات ارشاد فرمایا کہ:

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

من اصلح فیما بینہ وبین اللہ اصلح اللہ فیما بینہ وبین الخلق- (کنز العمال)

جس نے اپنے اور اپنے خدا کے درمیان کا معاملہ درست کرلیا تو خدا اس کا اور مخلوق کے درمیان کا معاملہ بھی درست فرمادیتا ہے۔

اس لیے اگر آج ہم اس سیرت پاک کو اپنا کر اپنی زندگی کو صحیح بنیادوں پر اٹھانا چاہتے ہیں تو اس میں سیرت مقدسہ کی روشنی میں ان تینوں تعلقات کو عملی صورت دیتے ہوئے ان کی روح اور بنیاد تعلق مع اللہ ہی بنانا ہوگا۔جیسا کہ حضور ﷺ کی سیرت مقدسہ کا اساسی پہلو یہی تعلق ہے۔

سیرت مقدسہ سے دوری کا وبال

اب اگر ہم سیرت،عبادت واخلاق اور تعلق مع اللہ سے کنارہ کش ہو کر مثلاً محض قہر وسیاست اور اقتدار وغلبہ کی سیرت کو مطمح زندگی بنالیں جس میں یہ اخلاقی روح نہ ہو تو یہ کوری سیاست ملک عضوض یعنی کٹکھنا ملک ہو کر رہ جائے گی جس میں کسی وقت بھی ظلم وستم، زبردستی اور زیردست آزادی سے بچنے کی کوئی صورت نہیں رہ جائے گی اور اگر محض قومی خدمت اور رفاہیت عامہ کو مقصد زندگی ٹھہرلیں جس میں خدا ترسی اور اخلاقی قدریں نہ ہوں تو کوری خودغرضی نمود نمائش اور شہرت پسندی ہو کر رہ جائے گی جس میں کسی وقت بھی قلبی یکسوئی اور مخلوق سے بالاتر ہو کر غناء واستغناء کی دولت نصیب نہ ہوسکے گی۔پھر اسی کے ساتھ اگر ہم تمام طبعی اور اجتماعی تعلقات سے الگ ہو کر محض عبادات اور خلوت گزینی اختیار کریں گے تو نہ صرف ہم تعاون باہمی کی ان تمام قوتوں سے مرحوم ہوجائیں گے جو مدنیت کی روح اور اجتماعیت کی اساس ہیں اور جن کے بغیر وہ عالم گیر خدمت انجام نہیں پاسکتی جو سیرت پاک اور طبیعت اسلام کے تقاضے ہیں بلکہ اسی قید تنہائی میں گلہ سے الگ ہو کر کسی وقت بھی نفس وشیطان کی مکاریوں سے پناہ نہیں پاسکیں گے جنہوں نے خلوت گزیں راہوں کو کتنی ہی بدکاریوں کا شکار بنایا ہے۔

پس خدمت خلق بلا عبادت انانیت ہے،خدمت نفس بلا خدا ترسی نفسانیت ہے،انقطاعی عبادت بلا خدمت خلق رہبانیت ہے اور ریاست بلا عبادت ملوکیت واستبدادیت ہے اور ظاہر ہے کہ نہ رہبانیت حضور ﷺ کی سیرت ہے نہ ملوکیت اور نفسانیت آپ ﷺ کی سیرت ہے نہ انانیت،کیوں کہ یہ اکہری چیزیں الگ رہ کر جیسے مجموعی سیرت نہیں بن سکتی ایسے ہی اپنی روح سے الگ ہو کر اس روح کے خلاف خود رو نقشوں اور رسوم کے ساتھ اجزاء سیرت بھی نہیں کہلائی جاسکتیں کہ انہیں جزوی سیرت ہی کہا جاسکے،البتہ جب اس خدمت خلق

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

اور خدمت نفس کے خانوں میں اخلاق وعبادت کا رنگ بھر دیا جائے اور یہ سب اجزاء اپنے مطلوبہ نقشوں کے ساتھ عبادت کے محور پر جمع ہو جائیں تو پھر اس جامع سیرت کا عکس پیدا ہو جائے گا جس کا نام لے کر ہم اس کا کام کرنا چاہتے ہیں اب اُسے نہ نفسانیت کہیں گے نہ رہبانیت نہ ملوکیت کہیں گے نہ انانیت بلکہ ربانیت کہیں گے جس میں انسان اپنی ہر نقل وحرکت کا مرجع ومحور اپنے رب کو بنالے گا، پس ان تمام اجزاء کی پاک اور مطلوب صورتوں کا صحیح اور معقول امتزاج ہی سرکار دو عالم ﷺ کی جامع ترین سیرت ہے جس میں فرد کی رعایت الگ ہے اور قوم کی الگ۔ حکومت کی رعایت الگ ہے اور رعایا کی الگ۔ اس میں دیانت داری بھی ہے اور سیاست بھی، انفرادیت بھی ہے اور اجتماعیت بھی، خدمت خلق بھی ہے اور غنائیت بھی۔ اور ان سب عناصر کے امتزاج سے سیرت صالحہ کا حاصل یہ نکل آتا ہے کہ انسان میں طبعی جذبات باقی رہیں مگر ان پر عقل کی حکومت ہو، عقلی نظریات بھی ہوں مگر ان پر وحی الٰہی کی نگرانی ہو، آزادی ضمیر بھی ہو مگر اس میں حق کے ساتھ تقیید ہو غرض نفس، طبع، عقل، وجدان، ضمیر اور جذبات میں سے کوئی چیز بھی پامال نہ ہو، سب کے تقاضے کارفرما رہیں مگر ہر ایک کی نقل وحرکت کا محور طاعت الٰہی اور ذکر خداوندی ہو اور کسی وقت بھی یہ تقاضے پابندی حق سے آزاد نہ ہوں۔ بس اسی جامعیت اور اعتدال کامل کا نام سیرت مقدسہ حضرت خاتم الانبیا ﷺ ہے۔

بچوں میں سیرت والی زندگی

آج اگر ہم اپنے نونہالوں کے لیے سچے دل سے یہ چاہتے ہیں کہ ایک طرف تو وہ نہایت اونچے پیمانہ کے دیندار اور خدا پرست ہوں جن میں بے راہ روی، بے قیدی، بداعتقادی اور اصول سے آزادی نہ ہو ان کی نگاہ خدا پر ہو اور اسی پر بھروسہ اور اعتماد رکھتے ہوں اور دوسری طرف وہ ملک کے سچے شہری اور متمدن ہوں جن کے حالات ومعاملات میں دیانت، صداقت، راست گوئی اور راستبازی ہو شخصی مفاد کے غلبہ کے بجائے قومی اور جماعتی مفاد ان پر غالب ہو، ایک طرف وہ مساجد ومدارس کی زینت ہوں اور دوسری طرف درباروں اور بازاروں کا نظم بھی ان کے ہاتھوں فروغ پا رہا ہو، ایک طرف ان کی خلوت گاہیں یاد الٰہی سے بھرپور ہوں اور دوسری طرف ان کی جلوتیں اور حکومت کے دفاتر ان کی عدل گستری سے معمور ہوں، ایک طرف وہ اپنے آپ میں خوشحال اور خوش مآل ہوں اور دوسری طرف دوسرے ملک ان کی طرف رجوع کر کے نہ صرف ان سے عزت مندانہ تعلقات ومعاملات ہی کو اپنی آبرو سمجھیں بلکہ ان کے مثالی معاملات سے درس بھی لیں تو یہ جامع زندگی بجز اس سیرت جامعہ کی عمل پیروی کے اور کہیں بھی انہیں دستیاب نہیں ہو سکتی۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

نبی ﷺ کی آمد سے قبل کے حالات

نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے پیشتر انسانوں کی یہ دنیا دین کے نام سے تو رہبانیت اور انقطاع کا شکار تھی، ترک لذات اور ترک مرغوبات ہی اصل دین بن گیا تھا تعذیب جسمانی ہی کا نام تہذیب روحانی رکھ لیا گیا تھا اور اس قسم کے لوگ ساری دنیا سے الگ تھلگ ہو کر پہاڑوں کی کھوہ اور دروں میں چھپے ہوئے پڑے تھے نہ وہ دنیا کے کارآمد تھے نہ دنیا ان کے کام کی تھی، جن کو حدیث نبوی ﷺ میں فتلك بقایاھم فی الصوامع والدیار سے متعارف کرایا گیا ہے۔ اور دوسری طرف ان پہلوؤں کے بالکل برخلاف متضاد کنارہ پر نظم ملک اور تمدن کے نام سے نفس پروری زیانیت اور نفس پرستی کا ثبوت دیا جارہا تھا جس کا محور اس دور میں دو ہی زبردست طاقتیں تھیں ایک طرف فارس میں کسریٰ کی حکمرانی تھی جو مشرقی ممالک پر اثر انداز تھی اور دوسری طرف روم میں قیصر کی جہانبانی تھی جو مغربی ریاستوں پر چھائی ہوئی تھی اور اس طرح دنیا کی تمام چھوٹی بڑی حکومتیں دو گروپوں میں بٹی ہوئی تھیں ان دونوں حکومتوں کی سیاست ملوکیت اور استبداد خالص کی گود میں پرورش پا کر انسانوں کی گردنوں پر مسلط تھی یہ ملک حاکم و محکوم کے دو طبقوں میں بٹ کر اپنی سالمیت کھو چکے تھے آقائی و نظامی کے دو طبقے بنے ہوتے تھے اس لیے راعی و رعایا میں محض جبری علاقہ رہ گیا تھا۔ رعایا اپنے حکمرانوں سے تنگ اور ان پر لعنت بھیجتی تھی اور راعی یا حکمران طبقہ رعایا کو بہائم کا درجہ دیے ہوئے تھا جن کی محنت سے دولت سمیٹتے رہنا ہی اس کا سب سے بڑا کام رہ گیا تھا، بظاہر رابطہ اور بحقیقت نفرت باہمی کے جراثیم راعی و رعایا میں پرورش پا رہے تھے ملک بظاہر کرّ وفر سے آراستہ تھے مگر اندرونی طور پر باہمی بے اعتمادی کی بھٹی بنے ہوئے تھے، دولت غیر متوازن ہو کر امراء کے چند خاندانوں میں سمٹ آئی تھی ایک ایک امیر و نواب کے بدن پر جب تک ایک ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کا لباس، سونے کے تاج سروں پر اور جواہرات کے مرصع پٹکے زیب کمر نہ ہوتے تو وہ سوسائٹی میں آنے کے قابل نہیں سمجھے جاتے تھے اور عوام کی آبرو صرف بھوکے ننگے رہ کر خواص کی فرمانبرداری کو مانتے رہنا قرار پا چکی تھی غرض پورا ملک سیاسی اقتصادی اور طبقاتی اونچ نیچ اور باہمی بے اعتمادی کا جہنم بنا ہوا تھا۔

نبی ﷺ کی آمد

دنیا والے دنیا کے نام پر انہی دو متضاد کناروں پر تھے کہ قدرت نے ان کے دلوں کی فریاد سنی اور اس افراط و تفریط کے عذاب الیم سے چھڑانے کے لیے عدل و مساوات کا آفتاب جہاں تاب چمکا یعنی فاران کی چوٹیوں سے حضرت خاتم الانبیاء ﷺ اپنی کامل الاعتدال عدل و مساوات سے پُر، اخوت باہمی اور

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

اعتماد بینی کی پاکیزہ ترین تعلیم اور سیرت لے کر دنیا میں نمودار ہوئے، آپ ﷺ نے ایک طرف رہبانیت کو للکارا اور ایک طرف اس ملوکیت کو چیلنج کیا۔ رہبانیت کے بجائے ربانیت پیش کی اور ملوکیت کے بجائے خلافت کا آوازہ لگایا، دین اور دنیا کی تفریق مٹا کر دونوں کا سنگم بتایا، پہاڑوں اور غاروں کی انقطاعی عبادت کے بجائے مساجد اور کھلی زمین کی جلوہ گاہوں میں اجتماعی عبادت کا راستہ دکھایا حاکم ومحکوم کا فرق مٹا کر قومی خدمت کا پرداز ڈالا "سید القوم خادمھم" کا پاکیزہ اصول پیش کیا راعی اور رعایا میں اخوت کا تعلق قائم فرمایا، معاشرت اور مدنیت کو مساوات کے اصول پر قائم کیا جو بندے خدائی مسند لینا چاہتے تھے انہیں آسمانوں سے زمین پر اتارا اور جن کو بندگی سنبھالنا بھی بھاری ہو رہا تھا انہیں سہارا دے کر زمین سے اوپر اٹھایا جس سے اونچ نیچ مٹ کر توازن قائم ہوا اور یہ دونوں متضاد طبقے ایک دوسرے سے قریب ہوئے جس سے رہبانیت بھی دم توڑ کر گئی اور ملوکیت پر بھی زندگی کی راہیں تنگ ہوگئیں انسان کا کمال اوصاف حق سے آراستہ ہو کر خلیفہ خداوندی بن جانا سب نے محسوس کر لیا اور اس کا سب سے بڑا عیب خدا سے کٹ کر اپنے نفس کی پوجا کرنا شمار کیا گیا، غرض سیرت مقدسہ کے عدل ومساوات اور اجتماعیت نے بڑھ کر رہبانیت وملوکیت پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ قیصریت وکسریت کے بت اوندھے ہو گئے اور دیانت وسیاست کی آمیزش سے ایک طرف خلافت خداوندی انسانوں میں نمایاں ہوئی اور دوسری طرف دیانت اجتماعی کے جوہر پیدا ہوئے اور دونوں میں توحید وعدل کا رنگ صاف نمایاں ہوگیا، توحید نے لاکھوں انسانوں کی کثرتوں کو ایک کرکے ان میں جماعتی عبادت کا جذبہ پیدا کیا اور عدل ومساوات نے اونچ نیچ میں پڑے ہوئے بے اعتماد انسانوں میں اعتماد باہمی اور مابینی خدمت وتعاون کے جذبات پیدا کر دیئے جس سے ان میں یکسانیت آگئی اور اس طرح پہاڑوں میں پڑے ہوئے رہبان تو منظر عام کی عبادت گاہوں میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو گئے اور عرش حکومت پر بیٹھے ہوئے ملوک فرش خاک پر اتر کر عوام کے ساتھ آملے ادھر جو لوگ استعداد پسندوں کی غلامی میں پڑے ہوئے دم توڑ رہے تھے اُن میں حوصلے پیدا ہوئے اور وہ اس آزادی وحریت کی چمک دمک دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور خود اپنے ہاتھوں سے غلامی کی زنجیریں توڑ کر میدان مساوات میں آگئے۔ اور جو لوگ تمدن کی ظاہری چمک دمک پر فریفتہ رہ کر خالق کے سامنے سر عبودیت جھکانے کا وقت ہی نہیں پاتے تھے وہ اپنی دنیا کے جھرمٹ میں رہ کر بھی دین سے محروم نہ رہے، غرض اس سیرت مقدسہ نے مرتی ہوئی دنیا کو سنبھال لیا اور مادیت وروحانیت اور دیانت وسیاست کے صحیح امتزاج سے ایک ایسی مخلوط اور معتدل راہ دکھائی کہ ہر ایک اپنے دائرہ میں رہ کر دین اور دنیا دونوں سے متنفع ہونے کے قابل بن گیا۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

(9) ان دنوں اپنا مشغلہ کچھ فقہ ہی کی کتابوں کی الٹ پلٹ کرتے رہنے کا ہوگیا تھا، چاہے جتنا اور جیسا، جو کچھ بھی سمجھ میں آئے کبھی ہدایہ اور کبھی فتح القدیر، کبھی در مختار اور کبھی اس کی فاضلانہ ومحققانہ شرح رد المحتار، اور کبھی بدائع الصنائع، اور کبھی السیر الکبیر، کبھی ان کے اصل متن اور کبھی ان کے اردو ترجمے، عربی شرحیں، اور یہ فیض بھی تمام تر اسی بارگاہ کا تھا، ورنہ فقہ وفقہاء دونوں کے خلاف تو تعصب کا رنگ برسوں سے جما ہوا تھا، اور ہر فقیہ اپنے خیال میں نرا کٹھ ملا تھا، یہ علم مولانا ہی کی مجلس میں بیٹھ بیٹھ کر، اور ان کی زبان سے مختلف فقہی مسائل کی توضیح وتشریح بار بار سن کر، حاصل ہوا تھا کہ فقہاء کی جماعت حمقاء کی نہیں، درحقیقت حکماء کی جماعت ہوتی ہے اور فقہ اٹکل پچو باتوں کا نام نہیں قرآن وسنت ہی کی حکیمانہ تشریح واستنباط کا نام ہے۔ مجلس اشرفی کے بے شمار فیوض میں سے ایک فیض یہ تھا کہ مشائخ صوفیہ کے ساتھ محبت اور علما وفقہاء کے متعلق عظمت اہل مجلس کے دلوں میں پیدا ہی ہوجاتی تھی۔

(10) بزرگی کی حکایت کسی بزرگ سے پوچھئے، اور ولایت کی تحقیق کسی ولی اللہ ہی سے کیجئے، یہ عامی تو اپنے تجربہ اور مسلسل تجربہ سے بس اتنا جانتا ہے کہ اشرف علی تھانوی نامی ایک انسان، بہترین دوست، بہترین میزبان، بہترین مخدوم بہترین عزیز، بہترین ہمسایہ، غرض انسانی کمالات و اوصاف کے لحاظ سے ایک بہترین انسان ہوئے ہیں۔

(11) ان ہی تجربوں سے تو بار بار کہنا پڑتا ہے کہ عالم وفاضل، ذاکر وشاغل عابد وزاہد، بزرگ و درویش ہونا اور چیز ہے اور حکیم مصلح ہونا کچھ اور

ع

ہم جس پہ مر رہے ہیں وہ ہے بات ہی کچھ اور
عالم میں تم سے لاکھ سہی تم مگر کہاں

(12) مولانا کی ڈاک کی کثرت کا ذکر آگیا ہے تو اس متن کی مجمل شرح بھی ذرا سنتے چلئے۔ ڈاک کا اس

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

قدر اہتمام تھا کہ حضرت کے تنخواہ دار ملازمین (تعداد میں عموماً دو رہا کرتے) میں سے ایک صاحب ضرور وقت مقررہ پر ڈاک خانہ پہنچ جاتے اور پوسٹ مین (ڈاکیہ) کے ذریعہ سے تقسیم کا انتظار کئے بغیر سہارنپور کی طرف سے آنے والی ڈاک لے کر چستی و مستعدی کے ساتھ حاضر خدمت ہو جاتے، حضرت کبھی تو اس وقت سہ دری میں تشریف رکھتے ہوتے، اور کبھی زنان خانہ تشریف لے جا چکے ہوتے، ڈاک آتے ہی جن تحریروں سے حضرت مانوس ہوتے، خصوصاً پوسٹ کارڈ، ان کو تو اسی وقت پڑھ ڈالتے، اور ڈاک کا جواب اس کے دو گھنٹہ کے بعد، بعد ظہر کی مجلس کے لئے اٹھ رہتا۔ خطوط کی تعداد روزانہ ۳۰، ۳۵ سے کیا کم ہوتی، بعض دن اور زائد، پھر خط بھی مختصر اور چند سطری نہیں بڑے لمبے چوڑے، اور فقہ و سلوک، کلام وغیرہ کے مسائل سے متعلق۔ اب حضرت ہیں اور خطوط کا یہ پشتارہ۔ ارد گرد حاضرین بزم حلقہ کئے ہوئے، خواص بھی، عوام بھی، مسئلے بڑے اور چھوٹے ہر قسم کے چھڑے ہوئے، حضرت لوگوں سے مخاطب بھی ہیں، حاجتمندوں کو تعویذ بھی لکھ کر دیتے جاتے ہیں، اور ساتھ ہی خط کا جواب بھی اس کے حاشیے پر، یا بین السطور تحریر کرتے جا رہے ہیں۔ جواب کی جامعیت سبحان اللہ، جوابات حسین طرز و انداز کے ہوتے ہیں اس کی مثالیں تو اوپر کے صفحات میں دو چار نہیں، بکثرت گذر چکیں، اللہ اللہ، دماغ کتنا حاضر پایا تھا! عموماً یہ سارے جوابات اسی طرح قلم برداشتہ لکھ دیتے جاتے اور اتنے جامع و محققانہ ہوتے کہ دوسروں سے شاید پورے غور و فکر کے بعد بھی نہ بن پڑتے خال خال خط ایسے بھی ہوتے جن کو جواب کے لئے مولانا دوسروں کے حوالے کر دیتے، یہ وہی خطوط ہوتے جن میں کتابوں کے حوالہ کی ضرورت ہوتی۔

بارہا ایسا بھی ہوتا کہ ابھی یہ انبار نمٹنے نہ پاتا کہ دوسری ڈاک سہ پہر کو دہلی کی طرف سے بھی آجاتی اور دو چار خطوط اس میں بھی ہوتے جواب کے لئے یہ التزام رہتا کہ حتی الامکان سب دوسرے ہی دن نکل جائیں۔ اور یہ منظر بھی ان آنکھوں کا دیکھا ہوا ہے کہ دن ختم ہو گیا، اور حجم و ضخامت والی ڈاک ختم نہ ہو پائی۔ اب مولانا اس سن و سال میں، بعد نماز مغرب وا و رادِ مغرب، لالٹین سامنے رکھ کر اور قلم ہاتھ میں لئے بیٹھ گئے ہیں، اور رات گئے تک کام کر کے، ڈاک کو اپنے ہاتھ سے ختم ہی کر کے اٹھے ہیں۔

اس مختصر سی تفصیل سے یہ تو بہرحال معلوم ہی ہو گیا ہو گا کہ حضرت اس رنگ کے صوفی صافی بالکل ہی نہ تھے، جس میں درویشی کے معنیٰ یہ سمجھے جاتے ہیں کہ انسان خلق سے بالکل کنارہ کر کے تنہا کسی جنگل میں رہنا شروع کر دے، اور انسانوں سے کوئی واسطہ ہی نہ رکھے۔

بہرحال حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کی شان سب سے الگ سب سے نرالی تھی۔ نہ فقر و فاقہ نہ تجرد، نہ بیوی

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

بچوں کا ترک اور نہ شدید قسم کے مجاہدے اور نہ رسمی درویشی اور مشیخت کے کوئی سے بھی آداب و رسوم، بلکہ دیکھنے میں سارا سامان دنیاداری کا تھا۔ اچھے خاصے پختہ اور بلند مکانات، نوکر چاکر، کھانے دو دو، تین تین قسم کے، لباس خاصا اجلا، شفاف بڑی زبردست ڈاک کی آمد و رفت، غرض بظاہر ہر طرف دنیا ہی دنیا۔ لیکن وہ دنیا ایسی کہ اس کے ہر ہر جزو پر دین کی حکومت غالب، طبیعت و بشریت کی پوری پوری آزادیاں، لیکن وہی شریعت کی پابندیاں۔

مولانا عالم بے بدل اور درویش کامل تو خیر تھے ہی، لیکن ان سب سے پہلے اور ان سب سے بڑھ کر انسان تھے۔ حقیقی انسانیت کا ایک نمونہ اور جس نے ان کے اس جوہر کو نہ پہنچانا۔ اس نے ان کو ذرا بھی نہ پہنچانا۔

بزرگی کی حکایت کسی بزرگ سے معلوم کیجیے اور ولایت کی تحقیق کسی ولی اللہ ہی سے کیجیے۔ یہ عامی تو اپنے تجربہ اور مسلسل تجربہ سے بس اتنا ہی جانتا ہے کہ اشرف علی تھانوی نامی ایک عظیم انسان، بہترین دوست، بہترین میزبان، بہترین مخدوم، بہترین عزیز، بہترین ہمسایہ غرض یہ کہ کمالات و اوصاف کے لحاظ سے ایک بہترین انسان تھے۔

حضرت مولانا جس طرح شریعت کے عالم متبحر تھے۔ طریقت اور سلوک میں بھی مقام رفیع کے مالک تھے ان کی ذات علوم ظاہری و باطنی کا مخزن تھی، علم سفینہ سے زیادہ علم سینہ ان کا اصلی جوہر اور زیور تھا۔ تحریریں علم و فضل کا معدن ہوتی تھیں اور تقریر بھی بلا کی اثر انگیز تھی۔ وہ جس بات کو حق سمجھتے تھے اسے برملا کہتے اور اس میں انہیں کسی لومتہ لائم کی پرواہ نہیں ہوتی تھی۔ خود ایک درویش گوشہ نشین تھے۔ مگر ان کا آستانہ بڑے ارباب وثروت و دولت اور اصحاب علم و فضل کی عقیدت گاہ تھا۔ جو بات اور جو عمل تھا اخلاص اور دیانت کے ساتھ تھا، دنیوی وجاہت اور شہرت اور مالی حرص و آز کا شاید دل کے آس پاس بھی کہیں گزر نہ ہوا تھا۔ اپنے اصول اپنے عقیدۂ خیال پر اس مضبوطی اور پختگی سے عمل پیرا ہوتے تھے کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کو اس سے منحرف نہیں کرسکتی تھی۔ حضرت مرحوم کا آستانہ معرفت و روحانیت کا ایک ایسا چشمہ صافی تھا کہ ہزاروں تشنہ کام آتے اور سیراب ہو کر چلے جاتے تھے۔

وہ لوگ جن کی زندگیاں معصیت کوشی اور عصیاں آلودگی پر بسر ہوتی تھیں یہاں سے پاک وصاف ہو کر اور گوہر مقصود سے دامانِ آرزو کو بھر کر واپس آتے تھے۔ ان کی زندگی اتباع سنت کا ایک زندہ درس اور ان کی گفتگو اسرار و رموز طریقت کا دفتر گراں مایہ تھی۔ بعض مسائل پر علماء ہند کی ایک جماعت کو ان سے ہمیشہ اختلاف رہا۔ لیکن تقویٰ وطہارت، تفقہ فی الدین، شرعی علوم پر مہارت و بصیرت راست گفتاری اور مخلصانہ عمل

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

کوشی، انابت الی اللہ، بے لوث خدمت دین، بے غرضانہ تلقین، رشد و ہدایت، حکیم الامت مرحوم کے وہ اوصاف عالیہ اور فضائل حمیدہ تھے۔ جو ہر موافق و مخالف کے نزدیک برابر مسلم رہے۔ (البرہان دہلی ۱۹۴۳ء)

حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ کے قریب رہ کر دوسروں نے ذکر و شغل وغیرہ عناصر بزرگی کی جو بھی تعلیم حاصل کی ہو اس عامی کو تو سب سے بڑا سبق حضرت رحمہ اللہ کی ہمہ وقتی زندگی سے آدمیت، انسانیت، حسن معاشرت اور کمال اخلاق ہی کا ملا۔ آخرت تو ملتی ہی ہے دنیوی زندگی بھی طریق اشرف ہی پر چلنے سے بہترین اور خوشگوار ترین بسر ہو سکتی ہے۔

اپنی اس ۵۶ سالہ زندگی میں اللہ والے متعدد دیکھ ڈالے۔ بڑے بڑے عابد زاہد، متقی، تہجد گزار، نظر سے گزرے، لیکن اصلاح و ارشاد کی مسند نشینی کا حق دار اپنے سولہ سال کے تجربہ میں جیسا حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کو پایا کسی اور کو نہ پایا۔

عالم میں تم سے لاکھ سہی تم مگر کہاں

مولانا تھانوی رحمہ اللہ کی ذات خود دینی حیثیت سے عجب ذات تھی، کوئی صرف فقیہ ہوتا ہے اور طریقت سے کورا، کوئی محض صوفی ہوتا ہے اور کلام کے مباحث سے نا آشنا، حضرت مولانا مرحوم ایک ہی وقت میں صوفی محقق بھی تھے اور متکلم بے بدل بھی۔ رومی عصر بھی، اور رازی وقت بھی۔ فقہ، اصول فقہ، تفسیر، حدیث و تصوف کے علاوہ کلام قدیم و جدید کے بھی خدا معلوم کتنے مسائل یہاں مجلسوں میں، وعظوں میں برابر بیان ہوتے رہتے اور ہم جیسے کتنے بے مایہ اور کم مایہ یہیں سے خوشہ چینی کر کے اپنی بناتے اور اپنی دکان چمکاتے۔

بہر حال مولانا نرے صوفی، محض عارف، صرف زاہد نہ تھے۔ متکلم بھی تھے، معقول بھی تھے اور سب سے بڑھ کر مصلح و معلم تھے۔ (نقوش و تاثرات)

کہیں مدت میں ساقی بھیجتا ہے ایسا مستانہ
بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستور میخانہ

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

ماہنامہ الصیانۃ لاہور
بانی حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ اکتوبر 2024ء

مجالسِ مسیح الامت

مسیح الامت حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ خان صاحب شیروانی رحمہ اللہ
خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ

گذشتہ سے پیوستہ

کیا ٹی وی برائیوں کی جڑ ہے

مگر کس لئے؟ کیا سینما یا ٹیلی ویژن دیکھنے کے لئے؟ جو آج کل جگہ جگہ سڑکوں پر چوراہوں پر بیٹھکوں اور گھر گھر میں بے حیائی، گمراہی کی جڑیں مضبوط کرنے اور قوم مسلم کو بگاڑنے کے لئے لگے ہوئے ہیں۔ دوسرے لوگوں کا کچھ نہیں بگڑتا کیونکہ وہ تو انتہائی کنارہ پر پہنچ چکے، ادھر مرا اُدھر گرا، دوزخ نقد حال اس کے لئے لازم ہے۔ یہ تو بگاڑ مسلم و مومن کا ہے، جس کو مسلمان بھائی سمجھتے ہی نہیں۔ شب و روز بگڑتے چلے جا رہے ہیں، سینما و ٹیلی ویژن وغیرہ یہ سب مسلمانوں کے بگاڑنے کا ایک اچھا خاصا ذریعہ ہے کچھ کہنا بھی نہیں پڑتا اور بگڑتے چلے جاتے ہیں۔

لڑکوں کا لڑکوں کے ساتھ تعلق فتنہ ہے

جیسے لڑکوں کا لڑکوں کے ساتھ تعلق، میل جول فتنہ ہے اور بڑا بھاری فتنہ ہے حتیٰ کہ جوانوں کا جوانوں کے پاس اٹھنا بیٹھنا بھی فتنہ ہے، اسی طرح سے یہ ٹیلی ویژن و سینما بھی ایک بہت بڑا فتنہ ہے تو کیا مسجد سے نماز پڑھ کر اس کے لئے نکل جاؤ۔ ہرگز نہیں، بلکہ تمہاری نماز تو منع کر رہی ہے کہ ہاں، بیہودہ خیال کیسا؟ ابھی تو بڑے عظیم الشان ذو الجلال والاکرام کے ساتھ باتیں کر رہا تھا اور بعظمت و جلالت ایک عظیم المرتبت کا نام لے رہا تھا، اس کے سامنے جھک رہا تھا، پیشانی رگڑ رہا تھا اور گردن جھکا کر بایں عظمت و محبت بیٹھا ہوا تھا اور وہاں سے ذرا نکلا، باہر آیا تو اب ٹیلی ویژن اور سینما میں جا رہا ہے، لڑکوں اور لڑکیوں کو گھور رہا ہے، تاک جھانک رہا ہے، اور دوسروں پر حقارت کی نظر ڈال رہا ہے، زبان کو بدکلامی اور بدزبانی میں ملوث کر رہا ہے، آپس میں گالی گلوچ کر رہا ہے فحش و منکرات میں مبتلا ہے۔ تو کیا اس باعظمت و جلالت نماز کا یہی تقاضا تھا؟ وہ نماز تو سب فحش و منکرات سے منع کر رہی ہے۔ الغرض "فانتشروا فی الارض" سے سینما و ٹیلی ویژن اور گالی گلوچ کے لئے نکلنا مراد نہیں، بلکہ حق تعالیٰ آگے خود اس کی غرض ارشاد فرماتے ہیں کہ "وابتغوا من

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

فضل اللہ " (یعنی اللہ کا فضل تلاش کرو) اس فضل کے تلاش کرنے کے لئے زمین میں پھیلنے کو فرمایا جارہا ہے۔ رہا یہ سوال کہ مسجد میں آنا اور بیٹھنا وہ بھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے لئے ہے، اسی لئے تو بیٹھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل ہو۔ پھر اللہ کا فضل تلاش کرو اس کے کیا معنی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک فضل حاصل ہو گیا تو اب دوسرے فضل کی طلب کرو۔

ایک تفسیری نکتہ

فقیر تو بتوفیقہ تعالیٰ بہ برکت حضرت والا نور اللہ مرقدہٗ علم اعتبار اور تفسیر اعتباری کے اعتبار سے تفسیری نکتہ سمجھانا چاہتا ہے۔ ذرا خیال فرمائیے گا ایہا الطلباء والعلماء الکرام، کہ مسجد میں آپ نماز پڑھنے گئے تھے تو " ابتغاء مرضاۃ اللہ " (اللہ تعالیٰ کی مرضی کی تلاش کرنے) کے لئے گئے تھے یا ناراضگی تلاش کرنے کے لئے؟ العیاذ باللہ ایسا کون خیال کرسکتا ہے کہ ناراضگی کی تلاش میں گئے تھے۔ تو جب مسجد میں اللہ کو راضی کرنے کیلئے گیا تھا اور وہاں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے ہی بیٹھا ہے۔ لیکن نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہاں سے نکال رہے ہیں اور عجیب عنوان سے ارشاد فرمارہے ہیں۔

"فانتشروا فی الارض" (زمین میں پھیل جاؤ)

ایک بلاغتی نکتہ

یہاں صلہ فی " ہے علی " نہیں ورنہ قاعدہ سے علی ہوتا کہ انتشار (پھیلنا) زمین کے اوپر ہوتا ہے، زمین کے اندر نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود فی " جو ظرفیت کے لئے آتا ہے اس کا استعمال کیا گیا ہے، یہاں علماء اور طلباء تشریف فرما ہیں " فی الارض فرمایا علی الارض نہیں فرمایا الغرض ارشاد ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر زمین میں پھیل جاؤ سوال ہوتا ہے کہ کس چیز کے لئے زمین میں پھیل جائیں؟ تو ارشاد ہوتا ہے " وابتغوا من فضل اللہ " (اللہ کا فضل تلاش کرنے کے لئے نکل جاؤ)۔ سوال ہوتا ہے کہ اے اللہ، آپ کے فضل حاصل کرنے کے لئے ہی تو فضل کے گھر (یعنی مسجد) میں بیٹھے ہوئے ہیں اس سے بہتر اور کونسا فضل ہے کہ اس کے لئے آپ نکلنے کا کہا ہے ارے وہ فضل روزی ہے روزی " وابتغوا من فضل اللہ " اللہ تعالیٰ کے فضل یعنی روزی کو تلاش کرو، یہاں فضل سے مراد روزی ہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تم یہاں مسجد میں کیا بیٹھے ہو۔ زمین پر چلو پھرو اور روزی کی تلاش کرو تم یہ سمجھے کہ نماز پڑھنا تسبیح پڑھنا اور تلاوت کرنا بس یہی فضل کا چاہنا ہے۔ ارے روزی کا تلاش کرنا، چلنا پھرنا، ڈھونڈنا یہ بھی فضل یعنی عبادت ہی ہے۔ چلو نکلو جاؤ اور " وابتغوا من فضل اللہ " اللہ تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرو۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے
اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

تلاش روزی کے حکم میں نکتہ

اور یہ اس لئے فرمایا کہ مجھے بھول کر روزی تلاش نہ کرنے لگیں کیونکہ روزی کو تو ہر صورت میں تلاش کرنا ہی ہوگا کہیں ایسا نہ ہو کہ تجارت، زراعت، صنعت وحرفت مزدوری وملازمت میں مجھے بھول کر روزی تلاش کرنے لگیں اور جب وہ حاصل ہو تو اپنی سعی وکوشش کا نتیجہ سمجھ کر اپنے اوپر نظر ہونے لگے بلکہ اس کو بھی میرا فضل سمجھیں کیونکہ دل ودماغ اور عقل میری دی ہوئی ہے، ہاتھ پیر اور سب اعضاء میرے دیئے ہوئے ہیں تم نے اپنی کس چیز سے کمایا، سمجھ کس کی دی ہوئی تھی، پھر تم نے جو کمایا ہے ارے فلاں نے کیوں نہیں کمالیا، یہ بھی تو میرا فضل ہی ہے۔تو اپنی کوشش کا نتیجہ سمجھتا ہے قارون کی طرح اپنی جدوجہد بھاگ دوڑ کا نتیجہ سمجھا بیٹھا، کیا تجھے معلوم نہیں پھر کیا حشر ہوا جب قارون نے یہ سمجھا کہ یہ جو کچھ مال ودولت ہے میری کوشش اور میرے علم وفن کا ثمرہ ہے اس میں دوسرے کسی کا کوئی سہارا نہیں نہ خالق کا نہ کسی مخلوق کا، مجھے جو کمانے کا فن آتا ہے یہ میں نے اس سے حاصل کیا ہے۔اچھا، یہ سمجھتا ہے بس آگیا قہر خداوندی، وہ خزانہ بھی گیا خود بھی گیا، سب درہم برہم ہوگیا۔

لہذا معلوم ہوا جو کوئی چیز بھی ہمارے پاس ہے وہ تو کیا ہم خود بھی ذاتی طور سے اپنے نہیں، کسی اور ذات کی ملکیت ہیں۔تو اب جو چیز ہمارے پاس ہے وہ بالذات ہماری نہیں کسی اور کی ہے۔ چنانچہ جس شخص کی فہم سلیم اور عقل مستقیم اس بات پر جم جائے گی اس کو کسی بھی کمال ظاہری وباطنی خواہ مالی ہو، یا جاہی ہو، جسمانی ہو، یا روحانی ہو، دولتی قوت ہو یا شاہی وملکی قوت ہو، یا گروہ بندی کی قوت ہو کہ ایسی ایسی جماعتیں ہمارے ساتھ ہیں ان کی قوتوں کے حاصل ہونے پر بھی فخر واختیال نخوت واترانا پن کبھی نہیں آسکتا۔اسی لئے اہل اللہ جن کو حقیقۃً اہل اللہ کہتے ہیں ان کے اندر کبھی تکبر کا نام نہیں آسکتا وہ تو ہر چیز کو ادھر ہی منسوب کرتے ہیں۔

کسی کمال پر بھی نہ اترانا چاہئے

میرے پیارے بچو، مجھے اگر قوت علمی وعملی اور تقوی وپرہیزگاری کا کمال بھی آگیا تو ان سب کمالات کو حق تعالیٰ کی طرف ہی منسوب کرنا ہے اپنے کسی کمال کی طرف منسوب نہیں کرنا بلکہ عطاء خداوندی سمجھنا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلب ہو جائے۔اس لئے ہر ایسی حرکت سے، ہر ایسے فعل سے، ہر ایسے کلام وکام سے بچتا رہے گا جو حق تعالیٰ کی مرضی کے ذرہ برابر بھی خلاف ہو کہیں یہ خطا وقصور اس عطاء خداوندی کے سلب ہو جانے اور چھن

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

جانے کا سبب نہ ہو جائے۔

کمال کے عارضی سلب ہونے میں حکمت

اور کمال دفعہ عارضی طور پر سلب ہو جاتا ہے مگر اس کا سبب ہمیشہ خطا ہی نہیں ہوتا بلکہ حق تعالیٰ کبھی اس کو اپنی طرف پورا متوجہ رکھنے کے لئے سلب فرما دیتے ہیں کہ اس کی نظر اپنی طرف نہ جائے بلکہ میری طرف ہی مزید نظر جمی رہے۔ چنانچہ حضرت والا (مولانا تھانوی) نور اللہ مرقدہٗ کو گڑھی پختہ والوں نے مدعو کیا، آپ تشریف لے گئے آپ جہاں جاتے تھے وعظ کا سوال پہلے ہوتا تھا کیونکہ اسی لئے بلایا جاتا تھا، چنانچہ وعظ کہنے کے لئے منبر پر بھی گئے، خطبہ پڑھا اور بعد خطبہ آیت بھی پڑھ دی، اب اسی آیت کو بار بار پڑھ رہے ہیں لیکن مضمون وعظ بیان کے لئے ذہن شریف میں نہیں آتا۔ جب دو چار مرتبہ آیت پڑھنے کے بعد بھی مضمون ذہن میں نہیں آیا تو سوچا اور چاہا کہ پہلے وعظوں میں سے ہی کسی وعظ کو دہرادوں مگر وہ بھی ذہن میں نہیں آتا، بالآخر منبر پر سے یہ کہہ کر اتر آئے کہ اس وقت ذہن میں کوئی مضمون نہیں ہے لہذا بیان نہیں ہوتا۔ یہ واقعہ حضرت نے مجلس کے اندر خود سنایا۔ حالانکہ میرے حضرت والا نور اللہ مرقدہ کا علم کیسا تھا؟

حضرت والا کو قوت علمیہ و عملیہ نہایت وافر درجہ پر ماشاء اللہ حاصل تھی لیکن اس وقت قوت علمیہ وقتی طور پر جو سلب ہوگئی اس کا سبب کوئی خطا نہیں تھی، بلکہ بعض حضرات کاملین کو ذات باری تعالیٰ اور زیادہ اپنے سے لگانا اور لگائے رکھنا چاہتے ہیں کہ لگے ہوئے تو ہیں ہی مگر دائما لگائے رکھنا منظور و محبوب ہوتا ہے۔ تو میرے پیارے بچو، کسی بھی حاصل شدہ کمال پر ناز و فخر کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ کمالات خود تمہارے ذاتی نہیں، بلکہ عطاء خداوندی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ خطا ہونے پر سلب ہو جائے اور باقی نہ رہے تو زوال کا اندیشہ ہو گیا۔

نعمت پر اترانا نہ چاہیے

نعمت آئی تو اترانا نہ ہو بلکہ قناعت سے کام لینا اور جب ختم ہو جاتی ہے تو کفایت شعاری سے کام لینا چاہیے تھا لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ دولت آئی تو اترا گیا اور لگا خوب خرچ کرنے، اور جب ختم ہوگئی تو لگا مانگنے کہ قرض دیدو، بس نہ قناعت اختیار کی اور نہ کفایت شعاری، کہ سنبھل کر خرچ کرتا۔ شادی ہوئی اس میں خوب خرچ کر دیا، کہیں ختنوں میں خرچ کر دیا عقیقوں میں بے دریغ خرچ کر دیا، اب ہاتھ خالی ہو گیا تو مانگتا پھرتا ہے۔

منگنی بھی شادی کی طرح ہونے لگی

اب تو یہ حال ہے کہ منگنی میں بھی سو پچاس آدمی بلائے جاتے ہیں۔ ابھی چند روز کی بات ہے ایک صاحب

واپس فہرست پر جانے کے لیے ایرو کے نشان کو کلک کریں۔

آئے کہہ رہے تھے کہ منگنی میں سو پچاس آدمی بلائے ہیں۔ میں نے کہا کہ جس وقت بات چیت منگنی کی ہوئی تھی دو چار آدمی تو موجود ہوں گے؟ کہا جی ہاں موجود تھے۔ مگر پھر سو پچاس آدمیوں کو لڑکی والے کی طرف سے بلایا جا رہا ہے۔ اگر برا نہ مانو تو ایک بات کہہ دوں، آج مسلمان کا مسلمان پر اعتبار نہیں رہا کیونکہ جس وقت بات چیت ہوئی تھی دو چار آدمی تو آئے تھے مگر حالات ایسے ہو گئے کہ مسلمان کا مسلمان پر اعتبار نہیں رہا اس لئے بات پکی ہونے کی بعد سو پچاس آدمیوں کو بلا رہا ہے تا کہ کل کو پھر نہ جائے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ اب تو منگنی بھی شادی کی طرح ہونے لگی اور عقیقہ میں بکرے تو دو ہی ذبح ہوں گے لیکن برادری کو کھانا کھلانا ہے اس لئے لاؤ ایک کٹرہ ذبح کرا لوں اور پھر پلاؤ وغیرہ بھی ہو جائے تو دیکھئے عقیقہ کیا ہوا اچھی خاصی شادی ہو گئی۔

عقیقہ کی شرعی حیثیت

حالانکہ عقیقہ کی شرعی حیثیت صرف اتنی ہے کہ ساتویں دن بچہ کا سر منڈوا دو اور بالوں کی مقدار چاندی خیرات کر دو، وہ بھی جب کہ پاس ہو۔ اور اگر اللہ نے زیادہ دیا ہے لڑکی کے لئے ایک بکرا اور لڑکے کے لئے دو بکرے ذبح کر کے قربانی کر کے قربانی کی طرح تین حصے کر لو۔ ایک خود رکھ لو ایک غریبوں میں تقسیم کر دو اور ایک اپنے عزیزوں کو تقسیم کر دو، چلو چھٹی ہوئی لیکن اس پر بس کہاں ہے؟ وہ تو پچاس اور سو کی دعوت کر رہا ہے، بچہ کے بٹنا لگایا جا رہا ہے، جوڑا بنایا جا رہا ہے، نئے کپڑے پہنائے جا رہے ہیں، بستی میں گھمایا جا رہا ہے، پھر دعوت کھلائی جائے گی، دیکھو کیسا اچھا ختنہ ہو رہا ہے، شادی ہو رہی ہے ختنہ کی۔ اور جب پیسہ ختم ہو گیا اور آج کل بینک سے لون (سودی قرضہ) لیا جاتا ہے، جب اس کا تقاضا ہونے لگا تو لگا کہنے حضرت جی دعاء کر دو، بہت قرضہ ہو گیا ہے۔ میں پوچھتا ہوں بھائی کیسے ہو گیا؟ کہتا ہے کہ ختنہ میں بینک سے قرضہ لے لیا تھا اس لئے ہو گیا۔ اب بتائیے کہ یہ اپنے ہاتھوں برباد ہوا یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے تو اضاعت مال اور سودی قرضہ سے منع کیا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ان اللہ کرہ لکم ثلاثاً قیل و قال و اضاعۃ المال و کثرۃ السؤال " (الترغیب ص 10 ج 4) بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے تین چیزوں کو ناپسند فرمایا ہے بحث و مباحثہ کو، مال ضائع کرنے کو، زیادہ سوال کرنے کو جب اللہ تعالیٰ نے اس طرح اضاعت مال سے منع فرمایا تھا تو اپنے ہاتھوں برباد ہوا، مصیبت میں پڑا۔ یہ بات ضمناً آ گئی تھی تا کہ اپنے بھائیوں کو انتباہ ہو کہ ذرا سنبھل کر رہنے کی کوشش کریں، عزت کی حفاظت کے ساتھ زندگی گزاریں، ذلت سے اپنے کو بچائیں۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان
بانی
حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
ماھنامہ الصیانۃ لاہور
ربیع الثانی ۱۴۴۶ سنہ ھ اکتوبر 2024 سنہ ء

روحِ تصوّف

قسط ۲۰

مؤلفہ: حکیم الاُمت مجدّد ملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ
شرح اُردو: مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ

کشف و الہام حجت نہیں

ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارا کشف کتاب وسنت کے خلاف ہو تو کتاب وسنت کا اتباع کرو اور کشف کو چھوڑ دو اور اپنے نفس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اسکی ذمہ داری کرلی ہے۔ کہ کتاب وسنت (یعنی قرآن و حدیث) کے اتباع میں گمراہی سے محفوظ رہوں گا۔ اس کی ذمہ داری نہیں فرمائی کہ کشف و الہام یا مشاہدہ کے اتباع میں بھی مجھے محفوظ رکھا جائے گا۔

استغفار کی فضیلت

ارشاد فرماتے تھے کہ گناہوں کی وجہ سے بلائیں انسان پر آتی ہیں اُن سے بچنے کیلئے سب سے زیادہ محفوظ قلعہ استغفار ہے۔ (بے شک/ یقیناً)

قبض باطنی کے اسباب اور اُس کا علاج اور اس پر صبر

آپ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ قبض کے تین سبب ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ تم سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا۔ دوسرے یہ کہ کوئی دنیوی نعمت تم سے جاتی رہی۔ تیسرے یہ کہ کوئی شخص تمہارے نفس یا آبرو کے متعلق تمہیں ایذا پہنچاتا ہو (ان وجوہ سے قبض طاری ہوجاتا ہے) پس اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہے تو (علاج اُس کا یہ ہے کہ) استغفار کرو۔ اور اگر تمہاری کوئی دنیوی نعمت زائل ہوگئی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کرو (یعنی اُس سے دُعا مانگو وہ تمہیں اس کا نعم البدل عطا فرمائے گا) اور اگر کسی نے تم پر ظلم کیا ہے تو صبر کرو اور اُس کو برداشت کرو۔ یہی تمہارے قبض کا علاج ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں قبض کے سبب پر مطلع نہیں فرمایا تو تقدیر الٰہی پر راضی ہوکر مطمئن اور ساکن ہوجاؤ کیونکہ تقدیر تو جاری ہونے والی ہے۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

بغیر اتباعِ سنت کے سلوک کا ناقص ہونا

فرماتے تھے کہ درویش اگر پانچ وقت کی نماز باجماعت میں مداومت نہ کرے تو اُس کا کچھ اعتبار نہ کرو۔

خود بینی کا علاج اور حالاتِ باطنی کی حفاظت

فرماتے تھے کہ اگر تم کو اپنی کوئی حالت ظاہر یا باطنی پسند ہو اور یہ خوف ہو کہ کہیں یہ حالت زائل نہ ہو جائے تو یہ دُعا پڑھ لو ماشاء اللہ لاقوۃ الاباللہ۔ (ف) اس دُعا کی برکت سے یہ حالت بھی محفوظ ہو جائے گی اور جب اس دُعا کے معنیٰ کا استحضار ہوگا تو خود بینی بھی پیدا نہ ہوگی کیونکہ معنی اس کے یہ ہیں جو حالت حاصل ہے وہ محض اللہ تعالیٰ کی مشیت وارادہ سے ہے بغیر اُس کی امداد کے ہمیں کسی چیز پر قدرت نہیں پھر ہم کیا ناز کریں۔

طریق تصوف میں رفیق کا شرط ہونا

فرماتے تھے کہ عالم کا سلوک پُورا نہیں ہوسکتا جب تک کسی رفیق صالح یا شیخ ناصح کی صحبت میں نہ رہے۔

جماعت المسلمین کے ساتھ رہنا اور اُن کے حقوق پہچاننا

فرماتے تھے کہ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو اگر چہ وہ گناہ گار فاسق ہوں اور اُن پر تعزیرات بھی جاری کرو (یعنی ساتھ رہنے کا یہ مطلب نہیں کہ اُن کے فسق وفجور میں شرکت یا سکوت کرو) اور اُن سے چند روز کیلئے قطع تعلق بھی کرو تو بہ نیتِ رحمت وشفقت نہ کہ بہ نیت تعزیر وسزا۔

طلب کرامات کی مذمّت اور یہ کہ سب سے بڑی کرامت کیا ہے

ارشاد فرمایا کہ کرامات اُس شخص کو نہیں دی جاتی جو خود اُن کو طلب کرے یا جس کے دل میں اُن کا خطرہ بھی پیدا ہو یا وہ شخص جو اُنہی کی طلب کیلئے عمل کرتا ہو۔ بلکہ کرامات اُس شخص کو عطا ہوتی ہیں جو اپنے نفس اور اپنے عمل کو کچھ نہ سمجھے اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات میں لگا رہے۔ اُس کے فضل پر اُس کی نظر ہو اپنے نفس اور اپنے عمل سے مایوس ہو۔ اور فرماتے تھے کہ کوئی کرامت ایمان اور اتباعِ سنت سے بڑی نہیں۔ جس شخص کو یہ کرامت حاصل ہو اور پھر بھی وہ دُوسری کرامتوں کا مشتاق ہو وہ بندہ افترا پرداز جھوٹا ہے ایمان و اتباع پر ادنیٰ چیزوں کو ترجیح دیتا ہے۔ یا علم صحیح کے سمجھنے میں غلطی کرنے والا ہے (کہ غلط عقیدہ میں مبتلا ہے) اور اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو بادشاہ نے اپنی حضوری وہم نشینی کا اعزاز دیا ہو اور پھر وہ (شاہی) سائس

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

بننے کا اشتیاق ظاہر کرے۔

انتقام کا ارادہ کرنا طریق کے خلاف ہے

فرمایا کہ ولی میں یہ بھی ایک مخفی شہوت نفسانی ہے کہ وہ اُس کا ارادہ کرے کہ مجھے ظالم پر نصرت حاصل ہو۔ظالم کے مقابلے میں تو دعا کرنا مجبوری ہے لیکن اگر یہ جذبہ ہو کہ اس کی پکڑ ہوتا کہ لوگوں میں شہرت ہو کہ مجھ سے ٹکرایا تھا اس لئے اس کی پکڑ ہوگئی۔تو یہ جذبہ شہوانی ہے، اخلاص کے خلاف ہے۔

عارف جائز لذتوں سے منقبض نہیں ہوتا

فرماتے تھے کہ عارف باللہ کو نفس کی لذتیں منقبض ومکدّر نہیں کرتیں اس لئے کہ وہ (ہر وقت) اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اُس چیز میں بھی جس کو لیتا ہے اور اُس میں بھی جس کو چھوڑتا ہے۔مگر یہ کہ وہ لذات گناہ ہوں۔ حضرت اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بخلاف زاہد کے کہ وہ جائز لذتوں سے بھی مکدّر رہوتا ہے۔کیونکہ اُس کی نظر بالذات احوال نفس اور اُس کے علاج کی طرف ہے اگرچہ مقصود اس علاج سے اللہ تعالیٰ ہی کا قرب ہو۔

مُریدوں کی کثرت کی خواہش کا مذموم ہونا

فرماتے تھے کہ ایک مُرید جو تمہارے اسرار وحقائق سمجھنے کی صلاحیت رکھے ایسے ہزاروں مریدوں سے اچھا ہے جو اس کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

اہل اللہ پر اعتراض کرنے کی سزا

فرماتے تھے کہ جو شخص کاملین کے احوال پر اعتراض کرتا ہے۔ضروری ہے کہ وہ اپنی موت (معروف) سے پہلے تین قسم کی موت کا مزا چکھے۔ایک موت ذلّت (یعنی عزّت وجاہ کا فنا ہونا) اور دُوسری موت فقر ومحتاجی اور تیسری موت لوگوں کا محتاج ہونا۔اور اُس کے ساتھ یہ بھی کہ کوئی اُس پر رحم نہ کرے۔

از شیخ احمد ابو العباس مرعشی رحمہ اللہ متوفی 686ھ

جس کو صالح مریدین حاصل ہوں وہ تصنیف کتب سے مستغنی ہے

فرماتے تھے کہ میری کتابیں میرے مرید ہیں۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

تمام ارادوں کا فنا کر دینا

فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص شہرت کو پسند کرتا ہے وہ شہرت کا بندہ ہے اور جو خمول و گمنامی کو پسند کرتا ہے وہ گمنامی کا بندہ ہے۔ اور جو اللہ کا بندہ ہے اُس کے نزدیک دونوں حال برابر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس کو مشہور فرمادیں یا گمنام رکھیں۔

علم ظاہر میں طریق باطن کی برکت

فرمایا کہ جو شخص بزرگوں کی صحبت میں رہتا ہے اور علم ظاہر کا عالم ہے تو اس کا علم اس صحبت سے اور بھی زیادہ روشن ہو جاتا ہے۔

شیخ کا مرید کے دل میں ہونا اس کیلئے اس سے زیادہ نافع ہے کہ مرید شیخ کے دل میں ہو

فرمایا کہ تم شیخ سے یہ مطالبہ نہ کرو کہ تم اُس کے دل میں رہو بلکہ اپنے دل سے اس کا مطالبہ کرو کہ شیخ اُس میں رہے۔ تو جس قدر تم اُس کو اپنے دل میں رکھو گے اُسی قدر شیخ تمہیں اپنے دل میں جگہ دے گا۔

حب دُنیا کی علامت

فرماتے تھے کہ جب حب دُنیا کی علامت یہ ہے کہ لوگوں کی مذمت سے ڈرے اور اُن کی مدح و ثناء کی محبت رکھے۔ کیونکہ اگر یہ زاہد ہوتا تو نہ اُس سے ڈرتا نہ اس کی محبت کرتا۔

عارف کا لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے پر مضطر ہونا

فرمایا کرتے تھے کہ بخدا میں نے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اُس وقت تک شروع نہیں کیا جب تک مجھے محرومی سے نہیں ڈرایا گیا۔ اور یہ کہا گیا کہ اگر تم لوگوں کے ساتھ (بغرض افادہ) مجلس نہ کرو گے تو جو دولت باطن ہم نے تمہیں عطا کی ہے سلب کر لی جائے گی۔ حضرت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح ہر عارف کا یہی حال ہے کہ اگر وہ افادہ نہ کرے تو منجانب اللہ اُس کو فیض نہیں پہنچتا۔

مُرید کو خود رائی سے نکالنا چاہیے اگرچہ اوراد ہی کے بارے میں ہو

آپ رحمہ اللہ کی عادت تھی کہ اگر کسی مرید کو دیکھتے کہ اس نے اوراد و معمولات اپنی رائے اور خواہش سے خود شروع کر دیئے تو ان کو چھوڑوا دیتے تھے۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

لوگوں کے ساتھ وہ معاملہ کرنا جو ان کا حق تعالیٰ کے ساتھ ہو

آپ رحمہ اللہ کی عادت تھی کہ آنے والے لوگوں کی تعظیم اُسی قدر کرتے تھے جس قدر اُس کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سمجھتے تھے کیونکہ اُس کے طرز سے یہ محسوس کر لیتے تھے کہ اپنی عبادت پر اُس کی نظر ہے اور (بعض مرتبہ) کوئی گناہ گار آتا تو اُس کی تعظیم کیلئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ جبکہ یہ معلوم ہوتا کہ ذلّت و تواضع کے ساتھ آیا ہے۔

شیخ و مُرید کے باہمی معاملہ کا پُورا حق

فرماتے تھے کہ مشائخ کیلئے تو مناسب یہ ہے کہ مریدین کے حالات کی خبر رکھیں اور مریدین کیلئے بھی یہ جائز ہے کہ شیخ سے اپنے تمام باطنی احوال ذکر کر دیں۔ کیونکہ شیخ مثل طبیب کے ہے اور مرید کی حالت مثل ستر کے ہے اور کبھی طبیب کے سامنے بضرورت علاج ستر کھولنا بھی پڑتا ہے اور درحقیقت جو مرید اپنے کسی حال کو شیخ سے پوشیدہ رکھے وہ اُس سے اجنبی ہے۔ اس کے ساتھ متحد نہیں ہوا۔

حق تعالیٰ سے خوف اور اُس کی محبت کا کیا درجہ رہنا چاہیے

اپنے شیخ رحمہ اللہ کا مقولہ نقل فرماتے تھے کہ جب تم سے کوئی یہ پوچھے کہ تمہیں حق تعالیٰ کا خوف ہے یا نہیں تو کہہ دو کہ ہے مگر جتنا اللہ تعالیٰ نے میرے اندر پیدا فرما دیا ہے اُسی قدر ہے (اسی طرح اگر محبت کے متعلق سوال کیا جائے تب بھی یہی جواب دو (کیونکہ اگر صرف اتنا کہو کہ ہے تو اس میں ایک دعویٰ ہے اور اگر کہو کہ نہیں تو ادب کے خلاف اور ناشکری ہے۔ اور جو شخص مذکورہ طریق پر چلے اُس کا امتحان نہ کیا جائے گا (کیونکہ اُس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا ہے نہ کہ اپنے نفس پر)۔

جذبۂ بے اختیار

حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی صاحب رحمہ اللہ

محفل سوز و گداز غم کو گرمائے گا کون
اہل دل کو اپنے دردِ دل سے تڑپائے گا کون
موجزن ہے کس کے دل میں آتش سیالِ غم
مستیٔ خون جگر آنکھوں سے برسائے گا کون
کس پہ طاری ہے جنونِ شوق کی وارفتگی
یوں زبان پر والہانہ راز دل لائے گا کون
عارفیؔ میرا ہی دل محرم راز و نیاز
بعد میرے رازِ حسن و عشق سمجھائے گا کون

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

اِرشاداتِ اکابر

از افادات: شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی

مشترکہ کارنامہ کو بڑے کی طرف منسوب کرنا

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ روزانہ جب قرآن کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے تو تلاوت کے دوران ہی قرآن کریم کی آیتوں میں تدبر بھی کیا کرتے تھے۔کبھی کبھی ہم لوگوں میں سے کوئی یا حضرت کے خدام میں سے کوئی موجود ہوتا تو جو بات تلاوت کے دوران ذہن میں آتی اس کے بارے میں اس کے سامنے ارشاد بھی فرمایا کرتے تھے۔ایک روز حضرت والد ماجد رحمہ اللہ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے میں قریب بیٹھا ہوا تھا جب اس آیت پر پہنچے "واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت و اسماعیل" تو تلاوت روک کر مجھ سے فرمایا کہ دیکھو قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک عجیب اسلوب اختیار فرمایا۔اللہ تعالیٰ یوں بھی فرما سکتے تھے "واذ یرفع ابراھیم و اسماعیل القواعد من البیت" (البقرہ،۱۲۷) یعنی اس وقت یاد کرو جب ابراہیم اور اسماعیل دونوں بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان نہیں فرمایا بلکہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام لے کر جملہ مکمل کر دیا کہ اس وقت کو یاد کرو کہ جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور اسماعیل علیہ السلام بھی، اسحق علیہ السلام کا آخر میں علیحدہ ذکر فرمایا۔ والد صاحب نے فرمایا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی بیت اللہ کی تعمیر کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اس عمل میں برابر کے شریک تھے۔پتھر اٹھا کر لا رہے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دے رہے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ان پتھروں سے بیت اللہ کی تعمیر فرما رہے تھے لیکن اس کے باوجود قرآن کریم نے اس تعمیر کو براہ راست حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب فرمایا پھر والد صاحب نے فرمایا کہ بات دراصل یہ ہے کہ اگر کوئی بڑا اور چھوٹا دونوں مل کر ایک کام انجام دے رہے ہوں تو ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اس کام کو بڑے کی طرف منسوب کیا جائے اور اس کے ساتھ چھوٹے کا ذکر یوں کیا جائے کہ چھوٹا بھی اس کے ساتھ موجود تھا۔ نہ یہ کہ چھوٹا اور بڑے دونوں کو ہم مرتبہ قرار دے کر دونوں کی طرف اس کام کو برابر منسوب کر دیا جائے۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ادب

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ادب اس بات کو حضرت والد صاحب نے ایک اور واقعہ کے ذریعہ سمجھایا. فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول تو یہ تھا کہ عشاء کے بعد زیادہ کسی کام میں مشغول نہیں ہوتے تھے آپ فرماتے تھے کہ عشاء کے بعد سے کہانیاں کہنا۔ اور زیادہ فضول گوئی میں مشغول رہنا اچھی بات نہیں ہے تاکہ صبح کی نماز پر اثر نہ پڑے لیکن ساتھ ہی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کبھی کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مسلمانوں کے معاملوں میں مشورہ فرمایا کرتے تھے اور میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تھا۔ دیکھئے جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کا تذکرہ فرمایا تو یوں نہیں کہا کہ مجھ سے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا کرتے تھے بلکہ فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کرتے تھے اور میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تھا یہ ہے چھوٹے کا ادب کہ جب چھوٹا کسی بڑے کے ساتھ کوئی کام کر رہا ہو تو وہ کام اپنی طرف منسوب نہ کرے بلکہ بڑے کی طرف منسوب کرے کہ بڑے نے یہ کام کیا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا لہٰذا قرآن کریم نے بھی وہی اسلوب اختیار کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی بنیادیں بلند کر رہے تھے اور اسماعیل علیہ السلام بھی ان کے ساتھ شامل تھے۔ یہاں تعمیر بیت اللہ کی اصل نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف کی گئی اور اسماعیل علیہ السلام کو ان کے ساتھ شامل کیا گیا۔

ملک الموت سے مکالمہ

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ سے ایک واقعہ سنا کہ کسی شخص کی ملک الموت سے ملاقات ہوگئی اس شخص نے شکایت کی کہ آپ کا بھی عجیب معاملہ ہے۔ دنیا میں کسی کو پکڑا جاتا ہے تو دنیا کی عدالتوں کا قانون یہ ہے کہ پہلے اس کے پاس نوٹس بھیجتے ہیں کہ تمہارے خلاف یہ مقدمہ قائم ہوگیا ہے۔ تم اس کی جوابدہی کے لئے تیاری کرو لیکن آپ کا معاملہ بڑا عجیب ہے کہ جب چاہتے ہیں بغیر نوٹس کے آدھمکتے ہیں بیٹھے بٹھائے پہنچ جاتے ہیں اور روح قبض کر لی۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ ملک الموت نے جواب دیا کہ میاں میں تو اتنے نوٹس بھیجتا ہوں کہ دنیا میں کوئی اتنے نوٹس نہیں بھیجتا لیکن میں کیا کروں تم میرے نوٹس کا نوٹس نہیں لیتے اس کی پرواہ نہیں کرتے، ارے جب تمہیں بخار آتا ہے جب تمہیں کوئی بیماری آتی ہے۔ یہ میرا نوٹس ہوتا ہے۔ جب تمہارے سفید بال آتے ہیں اور پھر تمہارے پوتے آتے ہیں وہ میرا نوٹس ہوتا ہے، میں تو اتنے نوٹس بھیجتا ہوں کہ کوئی حد وحساب نہیں مگر تم کان ہی نہیں دھرتے بہر حال اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ قبل اس کے کہ وہ حسرت کا وقت آئے خدا کے لئے اپنے آپ کو سنبھال لو اور اس صحت کے وقت کو اور اس فراغت کے وقت کو کام میں لے آؤ۔ اللہ جانے کل کیا عالم پیش آئے؟

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
بانی
مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان
ماہنامہ الصیانۃ لاہور
ربیع الثانی ۱۴۴۶ سنہ ھجری اکتوبر 2024 سنہ ء

مختصر سوانح حیات

حضرت مولانا عبدالرحیم چترالی قدس سرہ

مولانا سلیمان حجازی

مرشدِ چترال حضرت مولانا خواجہ محمد مستجاب خان صاحب نقشبندی نور اللہ مرقدہٗ کے حقیقی علمی وروحانی جانشین استاذ العلماء درویشِ زمانہ سراپا شفقت ومحبت حضرت مولانا عبدالرحیم چترالی نور اللہ مرقدہٗ سابق استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کا تعلق پاکستان کے خوبصورت علاقہ ضلع چترال سے تھا آپ بالائی چترال کی مردم خیز وادی "اویر" میں آباد ایک نہایت معزز قبیلے کے قدیم علمی خاندان میں حضرت مولانا خواجہ محمد مستجاب خان رحمہ اللہ کے چھوٹے بھائی جناب عیدا خان مرحوم کے ہاں 1954 میں پیدا ہوئے۔آپ رحمہ اللہ غالباً تین سال کے تھے جب آپ کے والد کا انتقال ہوگیا۔

تعلیم: آپ نے دینی علوم حاصل کرنے کے ارادے سے پشاور کے قدیمی دینی درسگاہ دارالعلوم سرحد میں داخلہ لے لیا اور درجہ خامسہ تک کی تعلیم پشاور کے مختلف مدارس میں اپنے وقت کے جید علماء کرام سے حاصل کی۔آپ کے مشہور اساتذہ میں حضرت مولانا فضل الرحمن فاضل مدرسہ امینیہ دھلی، حضرت مولانا محمد عمر فاضل دارالعلوم دیوبند، اور آپ کے محبوب استاذ حضرت مولانا عبدالرحیم چترالی سابق ایم این اے چترال شامل ہیں، دارالعلوم سرحد کے زمانے میں کوئی ایک کتاب آپ نے خطیب اعظم حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر رحمہ اللہ سے بھی پڑھی تھی۔آپ اپنے تایا جان حضرت مولانا خواجہ محمد مستجاب خان رحمہ اللہ کے ہاں ایون گاؤں میں ٹھہرے اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔بہت سی کتابیں اپنے تایا جان سے پڑھیں آپ نے فنون کی ابتدائی بہت سی کتابیں دو دو تین تین مرتبہ بھی پڑھی تھیں۔اسی وجہ سے فنون کی اکثر کتابوں کی عبارت بھی آپ کو زبانی یاد تھی، اس عاجز (سلمان حجازی) نے آپ سے۔بہت سی کتابیں خارجی وقت میں پڑھی ہیں، میں آپ کے پاس کتاب لیکر بیٹھ جاتا تھا اور آپ رحمہ اللہ اکثر زبانی ہی پڑھاتے تھے۔

درجہ خامسہ مکمل کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لیے آپ مرکزِ علم وعرفان شہر لاہور آئے یہ 1971ء کی جنگ کا زمانہ تھا کچھ دن ٹھہر کر آپ واپس پشاور چلے گئے جب جنگ اپنے اختتام کو پہنچی تو آپ دوبارہ لاہور آگئے اور 1972 کے اوائل میں آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور میں درجہ سادسہ میں داخلہ لیا،فنون کی باقی کتابیں

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

وقت کے اکابر اور جید اساتذہ کرام سے پڑھیں آپ کے فنون کے اساتذہ کرام میں حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی البازی، حضرت مولانا صوفی محمد سرور، حضرت مولانا محمد یعقوب خان سواتی، حضرت مولانا نور محمود رحمھم اللہ شامل ہیں۔ کچھ کتابیں آپ نے فاضل دیوبند حضرت مولانا نور کمال حزین رحمہ اللہ سے بھی پڑھی ہیں۔ مشکوۃ شریف خصوصی طور پر آپ نے حضرت مولانا محمد عبید اللہ قاسمی رحمہ اللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ سے پڑھی۔ مہتمم صاحب نے آپ کو مشکوۃ شریف پڑھا کر موقوف علیہ ترک کروا کر دورہ حدیث میں داخل کر دیا اور وجہ یہ بیان کی کہ امام المحدثین حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ بہت ضعیف ہو چکے ہیں لہٰذا تم اس سال دورہ پڑھ لو موقوف علیہ کی کتابیں دورہ کے بعد پڑھ لینا چنانچہ آپ نے حضرت مہتمم صاحب کے حکم پر دورہ حدیث کی کلاس میں داخلہ لے لیا۔

حدیث شریف کے مشائخ میں امام المحدثین حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ، بخاری ج ۱، البتہ حضرت کاندھلوی کے انتقال کے بعد آخری کچھ حصے کی تکمیل حضرت مہتمم صاحب رحمہ اللہ نے کروائی، حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ سے بخاری ج ۲، حضرت مولانا صوفی محمد سرور رحمہ اللہ سے ابو داؤد، حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی رحمہ اللہ سے مسلم، حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی البازی رحمہ اللہ سے ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، موطا امام محمد اور حضرت مولانا محمد عبید اللہ قاسمی رحمہ اللہ سے طحاوی شریف پڑھی۔ جبکہ مہتمم دارالعلوم دیوبند حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ سے موطا امام مالک پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور یوں آپ نے مادر علمی جامعہ اشرفیہ سے 1974 میں دورہ حدیث شریف پڑھ کر سندِ فراغت حاصل کی۔ اگلے سال آپ نے موقوف علیہ کی باقی ماندہ کتب پڑھیں اور اس سلسلے میں حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمہ اللہ سے بھی شرف تلمذ حاصل کرنے کا موقع ملا۔

تدریس: 1975 میں حضرت مہتمم صاحب کے حکم سے مادر علمی جامعہ اشرفیہ میں ہی تدریس کا آغاز فرمایا ابتدا میں آپ جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن اور جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد انارکلی دونوں جگہ پڑھاتے رہے بعد میں نیلا گنبد کی تدریس چھوڑ دی آپ نے اپنی ساری زندگی مادر علمی جامعہ اشرفیہ کے نام کر دی تھی تقریباً 50 سال آپ نے جامعہ اشرفیہ میں دینی علمی روحانی خدمات سر انجام دیں اس وقت جامعہ کے اکثر شیوخ آپ کے شاگرد ہیں ان کے علاوہ پاکستان اور بیرون ملک میں آپ کے بے شمار شاگرد دینی خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔

آپ نے تقریباً تمام کتابوں کی تدریس فرمائی ہے دورہ حدیث میں ۱۳ سال آپ موطا امام محمد پڑھاتے رہے پھر ۲۰۱۱ء سے مسلم شریف ج ۱، زیرِ درس رہی اور وفات سے کچھ دن پہلے تک آپ مسلم شریف کے اسباق

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

پڑھاتے رہے اور یہ آپ کی تمنا بھی تھی کہ حدیث شریف کا سبق پڑھاتے پڑھاتے دنیا سے رخصت ہو جاوں اللہ پاک نے اس درویش ولایت کی یہ تمنا پوری فرمادی۔

روحانی تعلق: آپ نے اپنا روحانی تعلق حضرت مولانا خواجہ محمد مستجاب نقشبندی رحمہ اللہ سے قائم کیا ان کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو کر سلوک کی منزلیں طے کیں جو کہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ فضل علی قریشی مسکین پوری رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز تھے۔

خدمات: درس وتدریس تعلیم وارشاد کے علاوہ آپ نے مخلوقِ خدا کی بڑی خدمت کی ھے۔آپ نے صرف اپنے خاندان میں ایسی محنت فرمائی کہ ہمارے خاندان میں 15 فارغ التحصیل مستند علماء ہیں ہمارے پورے علاقہ اویر کے علماء وحفاظ کی تعداد بے شمار ہے جو آپ کی محنت اور سر پرستی اور تعاون سے علم سے رو شناس ہوئے۔آپ اگرچہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے لاہور میں مقیم تھے لیکن آپ کی توجہ ہمیشہ اپنے آبائی وطن کی طرف رہی آپ نے وہاں رفاہ عامہ کے بہت سے اہم کام کروائے کچھ عرصہ پہلے تک آپ اپنے اہل و عیال سمیت سالانہ گرمیوں میں چترال کا سفر کرتے۔اس دوران اپنا آرام ترک کر کے دین کی تبلیغ تعلیم و ارشاد کی ذمہ داری پوری کرتے اس کے لیے آپ دور دور کے علاقوں کا بھی سفر کرتے، اس عاجز سلمان حجازی کو بھی کئی مرتبہ آپ کے ساتھ تبلیغی سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔لوگ اپنے مسائل اور جھگڑے آپ کے پاس لاتے آپ بہت ہی احسن طریقے سے حل فرماتے۔اللہ پاک نے آپ کو اس کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔یہاں تک چترال میں جب اسی کی دہائی میں سنی اسماعیلی فسادات ہوئے تھے اس مسئلے کو حل کرنے میں آپ حضرت مولانا خواجہ محمد مستجاب خان رحمہ اللہ کے ساتھ ساتھ آپ کا بھی بہت اہم کردار ھے۔

اللہ پاک نے آپ کی ذات میں بہت ہی صفات رکھی تھیں ہر ایک صفت اپنی جگہ قابل تقلید ہے البتہ اختصار کی وجہ یہاں آپ کی ایک دو صفات کا تذکرہ کروں گا۔خیر خواہی یہ صفت آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ہر ایک کے ساتھ خیر خواہی کرتے تھے اپنا ہو یا پرایا ہو کسی کی تکلیف آپ سے برداشت نہیں ہوتی تھی ہر ایک کی کامیابی پر ایسے خوش ہوتے جیسے اپنا کوئی عزیز ہو۔

آپ بہت رقیق القلب تھے نماز میں آپ پر رقت طاری ہو جاتی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ پر آنسو نکل آتے تھے میں نے خود آپ رحمہ اللہ کو تہجد کے وقت بچوں کی طرح اونچی آواز سے روتے ہوئے دیکھا ہے۔اگر یوں کہا جائے تو ہرگز غلط نہ ہوگا کہ آپ سراپا شفقت ومحبت تھے خاص طور پر طلبہ پر بہت ہی مہربان تھے۔غرض یہ کہ مخلوقِ خدا کے ساتھ تعاون کر کے بہت خوشی محسوس فرماتے اور اس کی ترغیب بھی دیتے۔صحت کے زمانے میں ہمیشہ پہلی صف کا اہتمام فرماتے تھے تحیۃ المسجد کا بہت اہتمام تھا ہر نماز کے بعد تسبیحات فاطمی کبھی

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

بھی ترک نہیں کرتے تھے مجھے بھی ایک مرتبہ اس کی خاص تاکید فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ ان کی پابندی سے خاتمہ بالخیر کی قوی امید ہے۔ روزانہ ایک سپارہ بلا ناغہ تلاوت کا معمول تھا سفر وحضر میں اپنے اس معمول کو ہر حال میں پورا فرماتے تھے۔ ان کے علاوہ نقشبندی اسباق بھی پورے اہتمام سے کرتے

وفات: طبیعت کافی دنوں سے معمولی خراب چل رہی تھی کمزوری زیادہ ہوگئی تھی لیکن ساتھ ساتھ علاج بھی چل رہا تھا 5 اگست 2024 کو میں دعا لینے کے لیے حاضر خدمت ہوا کیونکہ اگلے روز میں نے چترال جانا تھا تو سفر کے بارے بتایا تو دعا دی پھر آپ نماز پڑھنے لگے نماز کے بعد میں نے اجازت لی تو خوب اچھی طرح سے معانقہ فرمایا پھر میں نے ہاتھ پر بوسہ لیا اور رخصت ہوگیا۔ گاوں جا کر بھائی مولانا نعمان سے ایک مرتبہ رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے 25 اگست کو میری واپسی تھی۔ جیسے ہی چترال سے نکلا مولانا نعمان کے فون شروع ہوگئے ہر گھنٹے بعد ان کا فون آتا کہ ابو پوچھ رہے ہیں کہ کہاں پہنچے؟ رات عشاء کے بعد گھر پہنچا صبح بھائی مولانا نعمان کا فون آگیا کہ ابو ہسپتال میں داخل ہیں ہسپتال پہنچا تو معلوم ہوا کہ بیماری بہت پیچیدہ ہے اور ڈاکٹر حضرات بھی کچھ ناامیدی ظاہر کر رہے ہیں اس کے بعد دو تین اور ہسپتال میں بھی لیکر گئے لیکن کوئی تسلی بخش علاج کی صورت نہ بن سکی۔ پھر حضرت نے حکم دیا کہ مجھے گھر لے چلو، ان کے حکم پر گھر لے آئے۔

13 ستمبر 2024 جمعہ کی صبح میں اپنی مسجد میں فجر کی نماز پڑھا کر ابھی گھر آیا تھا کہ میرے چھوٹے بھائی مولانا حمید الرحمن کی کال آگئی۔ بھائی نے روتے ہوئے وہ دردناک خبر سنادی کہ چچا جان ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رخصت ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میرے چچا جان کو ان کے محبوب استاذ حضرت مولانا محمد عبید اللہ قاسمی رحمہ اللہ کے بالکل دائیں پہلو میں جگہ مل گئی۔ ساری زندگی جامعہ میں اپنے محبوب استاذ کے ساتھ گزاری اب قیامت تک بھی انہی کے پہلو آرام فرمارہیں گے۔

جنازہ: جمعہ کی نماز کے متصل بعد جامعہ اشرفیہ حضرت مولانا عبدالرحیم چترالی نور اللہ مرقدہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی میرے دونوں بھائیوں (مولانا محمد نعمان، مولانا محمد مستجاب) کی مہربانی اور شفقت سے چچا جان کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت مجھے نصیب ہوئی۔ جنازہ میں لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا دور دور سے حضرت کے شاگرد متعلقین اور مسلمانوں نے جنازے میں شرکت کی۔ تدفین کے بعد استاذ مکرم حضرت مولانا حافظ اجود عبید نے دعا کی اللہ سبحانہ وتعالی میرے چچا جان رحمہ اللہ کی قبر کو جنت کا باغ بنائے۔ آمین

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان
بانی
حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
ماھنامہ الصیانۃ لاہور
ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ اکتوبر 2024ء

اسرائیل اور امریکا کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیوں؟

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی

(نوٹ: یہ تحریر حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب کی ایک حالیہ تقریر پر مبنی ہے اور سوشل میڈیا پر زیرِ گردش ایک آڈیو سے ٹرانسکرائب کی گئی ہے۔)

"اس وقت (غزہ جنگ کے تناظر میں) اسرائیل اور امریکا کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی ایک تحریک چل رہی ہے۔ کچھ غیرت مند مسلمان ایسی تحریک چلا رہے ہیں اور سنا ہے کہ اس کا کچھ اثر بھی ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں ایک بات مجھ سے بار بار پوچھی جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ یہاں پر (پاکستان میں) جو فرنچائز وغیرہ ہیں، جیسے میکڈونلڈ ہے یا کے ایف سی ہے یا اس قسم کی جو کمپنیاں ہیں جن کے کھانے یا غذائیں وغیرہ بکتی ہیں اور ان کے جو مالک ہیں وہ مسلمان ہیں اور پاکستانی ہیں۔ البتہ چونکہ فرنچائز کا انھوں نے معاہدہ کر رکھا ہے۔ لہٰذا ان کی آمدن کا پانچ فی صد یا 10 فی صد حصہ ان کمپنیوں کو جاتا ہے تو اگر ان کا بائیکاٹ کیا جائے گا تو خود ان مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا جو فرنچائز لیے بیٹھے ہیں۔ تو میں اس کے جواب میں ایک بات عرض کرتا ہوں وہ یہ کہ یہ مسئلہ فتوے کا نہیں ہے یہ ایمانی غیرت کا مسئلہ ہے۔ کسی مسلمان، کسی غیرت مند مسلمان کو یہ گوارا نہیں ہونا چاہیے جو اس کی آمدنی کا ایک پیسہ بھی کسی ایسے شخص کو پہنچے جو اسرائیل کو مدد دے رہا ہے۔ یہ انسان کی ایمانی غیرت کا تقاضا ہے۔ یہ کہنا کہ پانچ فی صد جاتا ہے، باقی 95 فی صد تو ہم کھاتے ہیں۔ ارے بھئی آپ 90 یا 95 فی صد کھا چکے ہیں۔ بہت ہو گیا، الحمدللہ۔ آپ نے کافی اپنا نفع بنا لیا۔ اب اس وقت آپ یہ تو کر سکتے ہو کہ اس فرنچائز کو ختم کر کے اپنا کاروبار شروع کر دو۔ اگر اس کو ختم کر کے اپنا کاروبار شروع کرو گے تو ذرا تھوڑا سا پتا تو چلے گا ان کو کہ یہ جو ہم دنیا بھر کے اندر اپنی مصنوعات چلا رہے ہیں، دنیا بھر میں ہمارا سکہ چل رہا ہے، اس کا (اس کاروبار پر) کچھ اثر تو ہو گا۔ یہ کہنا کہ پانچ فی صد جا رہا ہے ان کو اور اس پانچ فی صد سے ان کو کیا فرق پڑے گا؟ آپ ذرا یہ سوچو کہ اگر میری آمدنی کا 5 فی صد نہیں، صرف ایک فی صد کسی ایسے شخص کو پہنچ رہا ہو، جو میرے باپ کے قتل کی سازش کر رہا ہے (تو کیا یہ) گوارا کرو گے کہ میری آمدنی کا

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

ایک فی صد ایسے شخص کو دیا جا رہا ہے جو میرے باپ کے قتل کی سازش کر رہا ہے جب والد کے قتل کی سازش ہو رہی ہے تو کیا یہاں اس (معاملے کو) ایک فی صد اور دو فی صد اور پانچ فی صد سے ناپو گے؟ جو لوگ فتوے کی بات کرتے ہیں تو یہ فتوے کا مسئلہ ہی نہیں ہے بلکہ غیرت ایمانی کا مسئلہ ہے اور غیرت ایمانی کے تحت میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی غیرت مند مسلمان کو اس طرح کا اقدام نہیں کرنا چاہیے۔لہٰذا یہ (بائیکاٹ) بھی اس کوشش کا ایک حصہ ہے اور اس وقت یوں سمجھو کہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ایک لحاظ سے پوری اُمتِ مسلمہ حالت جنگ میں ہے کیونکہ یہ حملہ صرف فلسطینیوں پر نہیں ہو رہا مآل کار اس کا اثر پورے عالم اسلام پر پڑنے والا ہے۔لہٰذا جب ہم اس حالت جنگ میں ہیں تو جو لوگ عالم اسلام کے خلاف یہ سازش کر رہے ہیں، ان کو کسی طرح بھی نفع نہیں پہنچانا چاہیے، خواہ وہ ایک پیسے کا ہو۔ یہ ایک مسلمان کی غیرت کو گوارا نہیں کرنا چاہیے۔لہٰذا میں اس بات کی حمایت کرتا ہوں کہ ایسی چیزوں کی کا بائیکاٹ کیا جائے جس کا فائدہ ان طاقتوں کو پہنچ رہا ہے۔تو اپنی سی کوشش کرو اللہ تعالیٰ سے دعا جاری رکھو، کوئی وقت خالی نہ جائے جس میں اللہ تعالیٰ سے نہ مانگا جا رہا ہو اور پھر اللہ کے فیصلے پر راضی رہو۔ پھر جو اللہ کا فیصلہ ہے وہی برحق ہے۔وہ ہماری خواہش کے مطابق ہو تب بھی برحق ہے، ہماری خواہش کے خلاف تو بھی برحق ہے۔بس یہ ہے پریشانی کا علاج۔اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔وما علینا الا البلاغ

اسرائیلی معیشت مسلسل گراوٹ کا شکار

اسرائیل کو جنگ جاری رکھنے میں مدد دینے والے دو لوگ ہیں۔

- ایک وہ کفار جو ہر قسم کا اسلحہ و رقم فراہم کر رہے ہیں۔
- دوسرا وہ مسلمان جو اسرائیلی مصنوعات کا استعمال جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ان دونوں میں جس نے بھی مدد روک دی اسرائیل اسی دن گھٹنے ٹیک دے گا۔

اس مدد کے باوجود مجاہدین کے وار اسرائیل کو مسلسل تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔آپ کس کے ساتھ کھڑے ہیں خود فیصلہ کریں؟

اسرائیلی قابض ریاست کے ماہرین اقتصادیات نے لبنان اور غزہ کے ساتھ جاری جنگ کی روشنی میں "اسرائیل" کی کریڈٹ ریٹنگ میں کمی کی توقع کی تھی اور انہوں نے دیکھا کہ اگر یہ کمی حاصل کی گئی تو سرمایہ کار ممکنہ طور پر "اسرائیل" کے معیار کا دوبارہ جائزہ لیں گے۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

ماهنامہ الصیانۃ لاہور
بانی: حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

سانحہ ارتحال

حضرت مولانا قاری انتظار الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت الحاج محمد عبد اللہ صدیقی عرفانی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اکبر شاہ بخاری صاحب زید مجدہٗ (جام پور)

خطیب الامت حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے حضرت مولانا قاری انتظار الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ماہ اگست 2024ء میں دار الفناء سے دار البقاء کی طرف رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

برصغیر پاک وہند کے ممتاز عالم دین اور شہرہ آفاق خطیب مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات جلیلہ ملت اسلامیہ پاکستان سے پوشیدہ نہیں ہیں دین کے ہر شعبہ میں ان کی جلیل القدر خدمات سنہری حروف میں لکھی جا چکی ہیں وہ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے معتمد خاص شاگرد تھے۔

مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد صالحہ میں بڑے بڑے مشہور و معروف علماء شامل ہیں سب سے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا احترام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جن کا گذشتہ عرصہ میں وصال ہوا تھا وہ بھی بڑے مشہور خطیب اور عالم دین تھے اسی طرح حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ احتشامیہ کراچی بھی اپنے والد گرامی کے علم و عمل میں اور خطابت میں جانشین ثابت ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا قاری انتظار الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ باقاعدہ مستند عالم دین اور جامعۃ العلوم اسلامی بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل تھے، فراغت کے بعد سے ہی تعلیم و تدریس اور دینی اداروں اور مدارس کے مہتمم رہے اپنے والد گرامی حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرز خطابت اور تلاوت میں بڑا مقام حاصل کیا، پاکستان بھر میں ان کے تبلیغی دورے اور وعظ و خطاب ہوتے رہے۔ بہت سے تبلیغی دوروں اور جلسوں میں احقر بھی ان کے ساتھ رہا ہے۔ خصوصاً جامعہ خیر المدارس اور خیر المعارف ملتان میں ان کے کئی خطابات ہوئے، قاسم العلوم ملتان میں بھی ان کی تقاریر عظیم الشان رہیں اور عوام خواص نے بہت پسند کیں۔

احقر کی درخواست پر محبت کے انداز میں بجائے ہوائی جہاز کے سفر میں عام بس میں پانچ چھ مرتبہ

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

کراچی سے جام پور دور دراز کا سفر طے کرتے رہے اور ڈیرہ غازی خان میں متعدد جلسوں میں احقر کی معیت میں خطابات فرمائے جن کو بے حد پسند کیا گیا۔

اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح وہی تلاوت وہی انداز خطابت وہی آواز ولہجہ غرض اپنے والد گرامی کی یاد تازہ فرماتے رہے اسی طرح سے مولانا احترام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا تنویر الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اسی انداز سے خطابت وتلاوت سے اپنے والد گرامی کی یاد تازہ کرتے اور عوام وخواص، عشاق حضرات سے داد وتحسین حاصل کرتے تھے۔ان کے علاوہ کئی برادران دیارغیر میں دینی خدمات میں مصروف ہیں اور اپنے والد مرحوم کا نام زندہ کئے ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا انتظار الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کے زیر اہتمام پروگراموں میں تشریف لاتے تھے انتہائی درجہ مشفق وملنسار تھے۔شعر وشاعری میں بھی اپنے والد کا نمونہ تھے اشعار پڑھنے میں وہی لہجہ وہی شیرینی، جس سے تلاوت قرآن میں والد محترم کی یاد تازہ ہو جاتی تھی، احقر کی درخواست پر کئی کئی روز جام پور شہر کی مساجد میں مختلف اوقات میں آپ کے بیانات ہوتے تھے۔اپنی دلکش اور سحر انگیز خطابت و تلاوت سے والد گرامی مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تازہ فرماتے تھے۔علوم دینیہ کے فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ عصری علوم میں بھی ماشاءاللہ اونچا مقام رکھتے تھے گریجویشن کیا ہوا تھا اور انگلش میں بھی اکثر جملے ارشاد فرماتے تھے۔احقر نے دیکھا آپ کی تقاریر کو عوام وخواص اور علماء علیاء سب ہی بڑے شوق و ذوق سے سماعت کرتے تھے۔آپ نے پوری زندگی دین کی تبلیغ اور وعظ ونصیحت میں گزاری ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ احقر کو حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی اولاد جو کہ سارے ہی ماشاء اللہ عالم و فاضل ہیں بندہ کو ان سے بڑی محبت وتعلق رہا ہے۔اسی لئے بندہ ناچیز سے حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ زندگی مبارک میں بڑی شفقت ومحبت فرماتے رہے۔ان کے بعد ان کی اولاد حضرت مولانا احترام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ مولانا تنویر الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا انتظار الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بھی احقر سے بڑی محبت فرماتے رہے اور احقر کی محبت و درخواست پر ڈیرہ غازی خان، صیانۃ المسلمین، اور جام پور میں خصوصی طور پر تشریف لاتے رہے اور وعظ وخطابت سے عوام الناس اور اہل علم حضرات کو مستفید فرماتے تھے۔ان حضرات کی خطابت کو عوام وخواص اور اہل علم سب ہی بہت پسند فرماتے تھے۔جامعہ اشرفیہ لاہور، جامعہ خیر المدارس ملتان اور دیگر مدارس میں بھی ان حضرات کے بیانات ہوتے رہے۔احقر نے علماء کرام کو ان سب صاحب زادگان سے محبت کرتے دیکھا ہے۔واقعی بڑے قابل قدر حضرات تھے۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس ایرو کے نشان کو کلک کریں۔

بہر حال مولانا انتظار الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال سے بے حد صدمہ ہوا ہے یہ دنیا فانی ہے آخر ایک دن سب نے ہی جانا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین و محبین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حضرت الحاج محمد عبداللہ صدیقی عرفانی رحمۃ اللہ علیہ

ماہ اگست 2024ء ہی میں حضرت مولانا انتظار الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ کے روشن چراغ حضرت الحاج محمد عبداللہ صدیقی عرفانی رحمۃ اللہ علیہ کراچی والے بھی رحلت فرماگئے ہیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

حضرت الحاج محمد عبداللہ صدیقی عرفانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت حافظ محمد عرفان صدیقی خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے تھے حضرت رحمۃ اللہ علیہ انتہائی متواضع، منکسر المزاج اور علماء کے بڑے قدردان تھے۔قلم کتاب کے رسیا، مطالعہ کے دلدادہ، تواضع وسادگی کے پیکر تھے۔شریف الطبع اور کریم النفس انسان تھے۔علمی، تحقیقی، ادبی، اور تصوف وسلوک کے حوالے سے کئی مقالات بھی رسائل کی زینت بنتے رہے۔ماہنامہ الخیر ملتان، ماہنامہ البلاغ کراچی، بینات کراچی، ماہنامہ الصیانہ لاہور، الحسن لاہور، الحقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا، اور ماہنامہ القاسم نوشہرہ کے پی کے قارئین ان سے بے حد مانوس تھے نثر نگاری کے ساتھ اردو شعر گوئی کا بھی ذوق رکھتے تھے اپنے والد گرامی کی طرح وہ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء و متوسلین سے بڑا تعلق رکھتے تھے اور شفقت ومحبت فرماتے رہتے تھے۔احقر سے بے حد محبت فرماتے اور گھنٹوں فون پر اپنے قیمتی ملفوظات سناتے تھے۔

اخلاص وللہیت میں اپنی مثال آپ تھے، بڑے قیمتی واقعات وملفوظات احقر کو سناتے اور تصانیف پر مسرت کا اظہار بھی فرماتے اور خصوصی دعاؤں سے نوازتے تھے۔ایک عارف کامل تھے۔اور اسلاف کی یادگار تھے، مسلک ومشرب تھانوی پر سختی سے عمل پیرا تھے۔احقر ان کی ذات سے بے حد نفع بخش اور قیمتی باتیں سنتا رہتا تھا۔

حق تعالیٰ شانہٗ اُن کے درجات بلند فرمائیں اور ہم سب متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔آمین

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

بانی
حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
ماہنامہ الصیانۃ لاہور
ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ اکتوبر 2024ء

حضرت مولانا عبدالسلام صاحب قاسمی مظفرنگری

شیخ الحدیث وصدرالمدرسین مدرسہ شاہی مرادآباد

از قلم: حضرت مولانا مفتی ریاست علی قاسمی رام پوری، استاذ حدیث و مفتی جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد، امروہہ

آخری حصہ

تصوف اور سلوک

تعلیم و تدریس کے ساتھ آپ کو ذکر و شغل اور تصوف و سلوک سے بھی خاص شغف تھا، آپ نے اصلاح نفس اور تزکیہ باطن کے لیے شاہ عبدالعزیز رائے پوری کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور موصوف کی حیات میں موصوف ہی کے تلقین کردہ اوراد و وظائف پر پابندی سے عامل رہے اور انہی کے زیر نگرانی اپنی زندگی کا آپ نے نظام الاوقات بنایا اور اس کے مطابق ہی زندگی گزارتے رہے، موصوف کے وصال کے بعد آپ نے شاہ سعید احمد رائے پوری رحمہ اللہ کی جانب رجوع فرمایا اور پھر شاہ سعید احمد صاحب رائے پوری رحمہ اللہ کی جانب سے آپ کو اجازت بیعت و ارشاد اور خرقہ خلافت عطا کیا گیا اور اس طرح نسبت باطنی کی دولت سے مالا مال ہو کر زمرۂ صالحین کی فہرست میں شامل ہو گئے اور پھر پوری زندگی ذکر و شغل اور اصلاح امت میں آپ نے خود کو مشغول اور مصروف رکھا۔ کثیر تعداد میں عوام و خواص آپ کے دامن تربیت سے وابستہ اپنی اصلاح میں مصروف رہے اور کچھ لوگوں کو آپ نے خلافت و اجازت کی دولت سے بھی سرفراز فرمایا، جن کی تفصیل ہمارے علم میں نہیں ہے۔

اوصاف وخصائل

آپ کے والد محترم حافظ محمد صدیق صاحب انتہائی دیندار شخص تھے اور انھوں نے اپنے گھر کا ماحول بھی دینی بنا رکھا تھا، دیندارانہ ماحول ہی میں آپ نے آنکھیں کھولی تھیں اور اسی دیندارانہ ماحول میں آپ کی تربیت ہوئی تھی۔ اس لیے امانت، دیانت، شرافت و نجابت آپ کے امتیازی اوصاف تھے، آپ اپنی طبعی شرافت تواضع و مسکنت اور حلم و بردباری کی بناء پر ہمیشہ عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ زیادہ میل جول اور تعلقات کو وسعت دینا آپ کو ناپسند تھا۔ طلبہ عزیز کے ساتھ آپ کا رویہ انتہائی مشفقانہ اور

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

ہمدردانہ تھا، طلبہ کی ضروریات اور ان کے علاج ومعالجہ کے لیے فکرمند رہتے تھے اور اپنی جیب خاص سے ضرورت مند طلبہ کی خاموشی سے مالی اعانت بھی فرماتے تھے۔ اساتذہ کرام مدرسہ شاہی اور طبقہ علماء کے ساتھ انتہائی عزت وتکریم کا مظاہرہ کرتے تھے اور جو بھی ملاقات کے لیے آتا تھا ان سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرتے تھے اور حسب موقع ناشتہ وغیرہ سے ان کی ضیافت بھی کرتے تھے۔

راقم السطور سے بھی غایت درجہ تعلق رکھتے تھے، فون پر خیریت لیتے رہتے تھے، اگر امروہہ تشریف لاتے تو غریب خانہ پر تشریف لاکر عزت بخشتے تھے۔ راقم السطور بھی گاہے گاہے مرادآباد آپ کی قیام گاہ پر حاضر ہوکر ملاقات وزیارت کا شرف حاصل کرتا تھا، آپ کے چچازاد بھائی مولانا قاری سعید احمد صاحب رحمہ اللہ استاذ حدیث وتفسیر جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ کا انتقال ہوا، موصوف کو اطلاع ہوئی تو آپ نے احقر کو اطلاع دی اور پھر بندہ کو ساتھ لے جاکر ہاپوڑ نماز جنازہ میں شرکت کی۔ دو سال قبل مدرسہ مطلع العلوم رام پور کی جدید عمارت کے سنگ بنیاد کے لیے بندہ ہی کے ساتھ رام پور تشریف لے گئے اور خطاب بھی فرمایا اور سنگ بنیاد بھی رکھی، اس سنگ بنیاد کی تقریب میں مقامی علماء کرام کے علاوہ راقم السطور اور دارالعلوم دیوبند سے مولانا عبداللہ صاحب معروفی مدظلہ بھی مدعو تھے، خلاصہ یہ ہے کہ آپ کو رب کائنات نے گوناگوں صفات حمیدہ سے نوازا تھا۔ ع

خدا بخشے بڑی ہی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

علالت، وفات، نماز جنازہ اور تدفین

کوئی نہ کوئی بیماری تو ہر انسان کو لاحق ہوتی ہے، آپ بھی کافی دنوں سے متعدد امراض میں مبتلا تھے لیکن ان تمام عوارض وامراض کے باوجود، سال گزشتہ پورے درس حدیث دیا، پچھلے سال بخاری شریف کے ساتھ نسائی شریف اور ابن ماجہ شریف آپ سے متعلق تھی، بخاری شریف مکمل پڑھائی، نسائی شریف اور ابن ماجہ شریف کو مقررہ نصاب تک پڑھایا، ماہ رجب المرجب میں آپ کی طبیعت زیادہ خراب رہی، اس کے باوجود سبق میں پابندی سے تشریف لاتے رہے، حتی کہ مسلسلات بھی ایک ہی نشست میں شدید مرض کے باوجود مکمل پڑھائی؛ لیکن ختم بخاری شریف اور دستار بندی کے اجلاس میں تشریف نہ لاسکے اور طلبہ دورۂ حدیث آپ کے دست مبارک سے اپنے سروں پر دستار فضیلت بندھوانے سے محروم رہے۔ اس کے بعد روز بروز

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

بیماری بڑھتی رہی، بندہ شعبان کے آخری ایام میں حضرت مولانا عبد الناصر صاحب رام پوری نائب مہتمم مدرسہ شاہی مراد آباد کے ہمراہ عیادت کے لیے قیام گاہ پر حاضر ہوا، دیکھ کر فوراً سینہ سے لگالیا اور دیر تک گریہ طاری رہا۔ پھر مکمل ماہ رمضان اسی طرح علالت اور بیماری میں گزرا، طبیعت میں نشیب وفراز آتے رہے لیکن صحت امید افزاء نہیں ہوسکی، بالآخر ۳؍شوال المکرم ۱۴۴۵ھ بروز ہفتہ دوپہر ساڑھے بارہ بجے آپ کی روح سعید آپ کے وطن مالوف پیموڑہ میں قفس عنصری سے پرواز کرگئی اور آپ اپنے مالک حقیقی کی بارگاہ میں ابدی راحتوں کے حصول کے لیے ہمیشہ کے لیے تشریف لے گئے۔ إنا لله وإنا إليه راجعون

جنازہ آپ کی وصیت کے مطابق مراد آباد لایا گیا اور نمازِ جنازہ اسی دن دارالطلبہ لال باغ میں آپ کے صاحب زادہ اور جانشین حضرت مولانا سعید الزماں صاحب قاسمی مدظلہ العالی کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ عوام وخواص کے عظیم مجمع نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی پھر آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے موقر استاذ گرامی اور فن حدیث کے تاجور فخر المحدثین حضرت مولانا سید فخر الدین صاحب مراد آبادی رحمہ اللہ کی آرام گاہ کے متصل ہی آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ رب ذوالجلال آپ کی بال بال مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام رفیع عطا فرمائے۔ آمین

پسماندگان

آپ کی اہلیہ محترمہ کا انتقال آپ کی حیات ہی میں کافی عرصہ پہلے ہوگیا تھا۔ دیگر پسماندگان میں تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں اور سبھی ماشاء اللہ شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ بڑے صاحب زادہ مولانا سعید الزماں صاحب قاسمی ہیں جو مدرسہ بحر العلوم کشن پور ضلع مظفرنگر کے مہتمم ہیں اور تصوف وسلوک میں آپ کے جانشین ہیں، دوسرے فرزند مولانا وحید الزماں صاحب قاسمی قصبہ میراں پور ضلع مظفرنگر میں ایک مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں، تیسرے صاحب زادے حافظ عبد القادر آپ کی خدمت میں مراد آباد رہتے تھے وہ مراد آباد میں اپنے ذاتی کاروبار میں مصروف رہتے ہیں۔ رب العالمین تمام ہی پسماندگان کو صلاح وفلاح دارین سے سرفراز فرمائے۔ آمین

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

مختصر تعارف

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان (رجسٹرڈ)

شہباز خان شیروانی

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کا مختصر تعارف

1۔ مجلس صیانۃ المسلمین خالص اسلامی تعلیمات کے ایسے اصلاحی نظام کا نام ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے انفرادی و اجتماعی کامل اصلاح ہو کر بہت جلد مسلمانوں کا معاشرہ اسلامی معاشرہ بن سکتا ہے۔

2۔ اس نظام کے ذریعے ہر فرد اعتقادات، عبادات، معاملات و اخلاق غرض ظاہر و باطن ہر اعتبار سے ایک مثالی مسلمان بن سکتا ہے۔

3۔ معاشرہ سے ہر برائی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اخوۃ، مواسات، ایثار، غم خواری، ہمدردی اور اعتماد کا جذبہ ہر فرد میں بیدار ہو جاتا ہے۔

4۔ اس نظام کے ذریعے دین کی سچی اور صحیح معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

5۔ مجلس صیانۃ المسلمین ایک خالصتاً دینی و اِصلاحی تنظیم ہے، اس کا مقصد یہ تھا کہ انفرادی و اجتماعی طور پر دین اِسلام کی دعوت دینا قرآن وسنت کی روشنی میں تحریری دعوت، امر بالمعروف ونہی عن المنکر خصوصاً تزکیہ نفس کے لیے اہل اللہ سے تعلق کا نظام قائم کرنا اور ترغیب دینا ہے۔

اس نظام کی اہم خوبی یہ ہے کہ اس کو اسلام کے عظیم مفکر حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے اپنے نورِ بصیرت سے مسلمانوں کے لیے تجویز فرما کر 1349ھ بمطابق 1930ء میں اس اصلاحی تنظیم کو جاری و قائم فرمایا اور اپنی زندگی کے آخری سانسوں تک اس کی سرپرستی فرمائی۔

قیامِ پاکستان کے بعد 1376ھ بمطابق 1955ء میں حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کے خلیفۂ خاص حضرت مولانا جلیل احمد خان شیروانی رحمہ اللہ کے ہاتھوں مخدوم الامت حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ (بانی جامعہ اشرفیہ لاہور وخلیفۂ خاص حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ) کی سرپرستی میں اس کی نشاۃِ ثانیہ ہوئی۔

ان اکابرین کے انتقال کے بعد حضرت مولانا سید نجم الحسن تھانوی رحمہ اللہ کی صدارت و اکابرین کی

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

سرپرستی میں مولانا جلیل احمد خان شیروانی رحمہ اللہ کے صاجزادہ حضرت مولانا مفتی وکیل احمد خان شیروانی رحمہ اللہ (سابق استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور و روح رواں مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان) اور ان کے رفقاء خاص تقریباً 1960ء سے 2016ء تک مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کی آبیاری کی اور اساسی وکلیدی کردار ادا کرتے ہوئے آگے لے کر بڑھتے رہے جس سے ہزاروں افراد وابستہ ہوئے اور لاکھوں لوگوں تک اسکا فیض پہنچا، اب تک بفضلہٖ تعالیٰ یہ مجلس حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے سلسلہ کے اکابر و مشائخ کے زیرِ سایہ مصروفِ عمل ہے۔

اکابر علماء کی سرپرستی

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کو پورے ملک میں متعارف کروانے کے لیے حضرت مولانا سید نجم الحسن تھانوی (سابق صدر مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان) جامعہ اشرفیہ لاہور کے سابق مہتمم حضرت مولانا محمد عبید اللہ القاسمی صاحب رحمہ اللہ (سابق صدر مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان)، حضرت مولانا شیخ نذیر احمد صاحب (سابق نائب صدر مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان)، حضرت مولانا مشرف علی تھانوی صاحب (سابق ناظمِ اعلیٰ مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان)، حضرت مولانا عبد الدیان سلیمی صاحب (سابق ناظمِ عمومی مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان) اور حضرت مولانا مفتی وکیل احمد خان شیروانی صاحب (سابق ناظمِ نشر و اشاعت و روحِ رواں مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان و مدیر ماہ نامہ الصیانۃ) و دیگر اکابر مشائخ رحمہم اللہ نے شب و روز انتھک جدو جہد فرمائی اور اس کے لیے جامعہ اشرفیہ لاہور میں مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کا باضابطہ دفتر بھی قائم کیا گیا۔

اسمائے گرامی بعض اکابر و مشائخ جنکی سرپرستی مجلس کو حاصل رہی

شیخ الکل فی الکل مولانا رسول خان ہزاروی صاحب، حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی صاحب، مسیح الامت حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ خان شیروانی صاحب، حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب، حضرت مولانا حامد حسین میرٹھی صاحب، حضرت علامہ سید سلیمان ندوی صاحب، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب، عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبد الحی عارفی صاحب، فقیہ العصر مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب، شیخ الحدیث و التفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحب، حضرت مولانا مالک کاندہلوی صاحب (سابق نائب صدر مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان)، حضرت مولانا سید نجم الحسن تھانوی صاحب (سابق صدر مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان)، حضرت مولانا عبد الحق حقانی صاحب، محدث العصر حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوری صاحب، حضرت حاجی محمد شریف ملتانی صاحب، حضرت مولانا مفتی حسن جان صاحب،

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

حضرت مولانا شاہ فقیر محمد پشاوری صاحب، حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی، حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب، حضرت مولانا جمشید خان صاحب، حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب، حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب، حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی صاحب، حضرت مولانا انور صاحب، حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب، حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب رحمہم اللہ سرفہرست ہیں۔

اب مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کے صدر شفیق الامت حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی مدظلہ (شیخ الحدیث ومہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور)، جبکہ نائب صدر حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب مدظلہ (شیخ الحدیث ومہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد) اور اس کے نگران حضرت مولانا قاری ارشد عبید صاحب مدظلہ (نائب مہتمم و ناظم اعلیٰ جامعہ اشرفیہ لاہور) ہیں۔

اللہ رب العزت ان اکابرین کی عمر میں برکتیں نصیب فرمائے اور ان کا سایا تادیر عافیت کے ساتھ رکھے۔

اُمّت کے موجودہ مسائل

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کئی دہائیوں سے آپ کو پکار رہی ہے اور اپنے محدود وسائل و ذرائع کے باوجود اپنے بلندترین مقام کے لیے سرگرم عمل ہے، خدارا توجہ کیجیے اور مُلک وملت کے ہر فرد کو یہ آواز پہنچائیں اور امت کی اصلاح کے کام میں دل وجان سے کوشاں رہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ملت اسلامیہ آج جن مصائب اور مشکلات سے دوچار ہے جس بے چینی اور اضطراب کا شکار ہے شاید اس سے پہلے کبھی نہ رہی ہو۔ اس کا بنیادی سبب دین اور اس کی تعلیمات واحکام سے غفلت اور دوری، انانیت وخودغرضی، حرص اور لالچ ہے جس کی وجہ سے فضاء اس قدر مسموم، ماحول اس قدر متاثر اور پراگندہ ہو چکا ہے کہ کھلم کھلا خدا اور رسول ﷺ کی نافرمانیاں وتعلیمات اسلام کی خلاف ورزیاں، اور احکام شریعت سے بیگانگی، زندگی کا گویا معمول ہو کر رہ گئیں ہیں اور پورے کا پورا معاشرہ اسلامی مزاج ومذاق سے قطعاً ناآشنا اور صراط مستقیم سے دور اور بہت دور پہنچ گیا ہے۔ ملتِ اسلامیہ پستی اور انحطاط کے جس مقام پر پہنچ چکی ہے وہ یک لخت نہیں پہنچی بلکہ طویل مدت سے الحاد وزندقہ کی طاغوتی طاقتیں اپنے عظیم تر وسائل کے ساتھ قوم کو بے راہ کرنے کی کوششوں میں لگی ہوئی ہیں۔ ملت اسلامیہ کو اس گمراہی، بے راہ روی اور الحاد وزندقہ سے بچا کر راہ راست پر واپس لانا کوئی آسان کام نہیں۔ ہمیں اتنے ہی وسائل کے ساتھ اور اسی پیمانے پر کام کرنے کی ضرورت ہے جس

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

پیمانے پر باطل قوتوں کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سرگرمیاں عروج پر ہیں، ان کا قلع قمع کرنے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے لیے مسلسل اور بڑے پیمانے پر جدو جہد کی اور منظم تحریک چلانے کی اشد ضرورت ہے۔ ملک میں ہر جگہ اور ہر مقام پر ایسے مراکز قائم ہونے ضروری ہیں جہاں سے غیر مسلموں ملحدوں اور زندیقوں کی اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا منہ توڑ جواب دیا جائے اور مسلمانوں کو ان کی چیرہ دستیوں سے بچایا جاسکے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ تعلیمات نبوی ﷺ پر مشتمل کوئی ایسا دستور العمل مرتب صورت میں ہمارے پاس موجود ہوتا جو ہمارے روحانی امراض کے لیے تیر بہدف نسخہ کی طرح بلا خوف وخطر استعمال میں آسکے۔ اس ضرورت کو مدِنظر رکھتے ہوئے حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ جن کو اللہ تعالیٰ نے حقیقی معنوں میں حکیم الامت بنایا تھا اور شفقت علی الخلق کا امتیازی جذبہ فطری طور پر آپ کو عطا ہوا تھا اس جذبہ کے سبب سے امت کی خیر خواہی اور اس کی اصلاح و فلاح کی فکر ہمہ وقت آپ پر طاری رہتی تھی جس کی وجہ سے دن کا چین اور رات کی نیند بھی قربان ہو جاتی تھی، حضرت تھانوی رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور اس کے نتائج کا تصور اگر کھانے سے پہلے آجاتا ہے تو بھوک اُڑ جاتی ہے اور سونے سے پہلے آجاتا ہے تو نیند اڑ جاتی ہے۔

حیاۃ المسلمین

حیوۃ المسلمین کتاب میں امت کے سیاسی، مذہبی، معاشرتی اور اخلاقی زوال کی صحیح وجوہات قرآن و سنت کی روشنی میں مرتب فرمائیں اور ان کا ایسا صحیح علاج اور حل تجویز فرمایا ہے جو ہر دور میں مفید اور ہر طبقہ خیال کے افراد وعلماء کے واسطے فوز وفلاح کی کلید ہے، اسی نظام اور طریقہ اصلاح وعمل کو مجلس صیانۃ المسلمین کے ذریعہ عام فرمایا گیا ہے جو آج سے تقریباً 93 سال قبل ۱۹۲۹ء میں امت مسلمہ کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کوئی سیاسی جماعت یا تنظیم نہیں بلکہ ایک جامع اِصلاحی تبلیغی، تربیتی نظام کا نام ہے، ایسے نظامِ عمل کا جو مسلمانوں کو پورے دین پر عمل کرنے اور اس کے جملہ شعبوں کو پورے طور پر زندہ کرنے کی دعوت دیتا ہے اور انسان کو انسانیت سیکھنے اور بنی آدم کے لیے مفید بننے میں مددگار بنتا ہے۔

مختصر کارکردگی

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان نے اگرچہ کلمہ حق کے اظہار میں کبھی تامل نہیں کیا اور ہر موقع پر مناسب طریقوں سے ضروری اقدامات، اور جدوجہد کی مگر اس نے اپنے کام میں نام ونمود، اور نمائش وہنگامہ کو کبھی

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

داخل نہیں ہونے دیا اور بعض اوقات سخت نامساعد حالات اور مشکلات کے باوجود اپنے کام، مقصد اور طرز عمل کو بھی ذرا مجروح ومتاثر نہیں ہونے دیا۔ فالحمدللہ علی ذالک۔ یہاں پر یہ بات بے ساختہ زبان وقلم پر آتی ہے اور یہ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کی کرامت اور ان کے خلوص وللہیت کا اعجاز ہے کہ یہ کارواں اب تک اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے۔ مجلس نے اصلاح وتذکیر، تصنیف وتالیف تبلیغ وتزکیہ نفس اور عوام تک دین کی بات براہ راست پہنچانے کی صورتوں کو بیک وقت اپنا محور عمل بنایا ہوا ہے۔ مجلس کے زیر اہتمام اصلاحی تبلیغی اجتماعات بھی منعقد ہوتے ہیں، دینی اصلاحی مجالس بھی ہوتی ہیں۔ مختلف موضوعات پر تحریر وتالیف اور نشر واشاعت کا سلسلہ بھی جاری ہے، مختلف علاقوں اور مقامات پر مجلس کی شاخیں قائم کرنے اور جہاں ضرورت ہو وہاں تبلیغی وفود بھیجنے اور فوری طور پر سامنے پیش آمدہ مسائل میں راہنمائی کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ بے شمار مقامات پر اس کی نمائندہ شاخیں میں منتخب دینی، علمی واصلاحی کتابوں پر مشتمل لائبریریاں قائم ہیں۔ تعارفی مضامین اور پمفلٹوں کی اشاعت کا سلسلہ بھی جاری ہے، دینی تعلیمات پر مشتمل چارٹ، اور ہینڈ بل بھی کثیر تعداد میں شائع کیے جاتے ہیں، رسائل واشتہارات کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے اور کتابوں اور پمفلٹوں کی صورت میں تقریباً 100 سے زائد مطبوعات مجلس کی جانب سے طبع ہو چکی ہیں۔

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کا ترجمان ماہنامہ الصیانہ لاہور

حضرت مولانا مفتی وکیل احمد خان شیروانی رحمہ اللہ نے مجلس کا ترجمان اور سدا بہار تحفہ "ماہنامہ الصیانہ" بھی جاری فرمایا جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے اور تقریباً 33 سال سے پابندی وقت کے ساتھ شائع ہو رہا ہے جس میں بزرگانِ دین کے اصلاحی مضامین اور ان کے نصائح وغیرہ شامل ہوتے ہیں، لوگوں کو قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے میں راہنمائی کرتا ہے۔

اس کے ذریعہ لاکھوں لوگوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی آئی اور وہ بہت جلد الصیانہ کی بدولت نیکی وتقوٰی اور پرہیزگاری اختیار کرتے نظر آئے، ماہنامہ الصیانہ کی گھر گھر میں اسلامی واصلاحی ماحول کو بنانے میں نمایاں خدمات رہیں، الحمدللہ اس کی اشاعت باقاعدگی کے ساتھ جاری وساری ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ علوم قرآن وسنت کی تبلیغ واشاعت اور حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کی نادر وکامیاب تالیف وباقیات کی اشاعت میں مصروف عمل ہے۔ اسی سلسلہ اشاعت دین کا ایک اہم ترین منصوبہ اور عملی پروگرام مجلس کا سالانہ اجتماع ہے۔ خصوصیات کے لحاظ سے یہ ایک نادر اور بابرکت اجتماع ہے۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

دعوتِ اِجتماع وافادیت

مجلس صیانۃ المسلمین کے سالانہ اجتماع کے حوالہ سے مولانا مفتی وکیل احمد خان شیروانی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ انڈیا کے ایک بہت بڑے عالم اور خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون میں (حضرت حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے زمانہ حیات کے مدرس اور مسجد خانقاہ کے امام) حضرت مولانا الحاج امیر احمد صاحب للیانوی رحمہ اللہ مہتمم مدرسہ عربیہ مظہر العلوم شوندت میرٹھ جن کی اقتداء میں حضرت تھانوی نے بے شمار نمازیں ادا فرمائیں ہیں ان کا ارشاد گرامی ہے: یہ سالانہ اِجتماع بڑی خیر و برکات واکتساب علم وفضل کا حامل ہوتا ہے، ہندو پاک کے مقتدر اہل عظیم و بزرگانِ دین کا اتنا بڑا روح پرور اجتماع کم ہی دیکھا جاتا ہے، جو علم اور اہل علم سے وابستگی رکھنے والوں کے لیے علمی پیاس بجھانے اور روح کی بالیدگی و تازگی کا سبب بن سکتا ہے۔" دعا ہے کہ اللہ تعالی مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کے اس سالانہ اجتماع کو تا قیام قیامت جاری وساری رکھے اور امت مسلمہ کی اصلاح اور رشد و ہدایت کا ذریعہ بنائے رکھے آمین۔ وہ لمحات جو اللہ والوں کی صحبت میں گزرتے ہیں وہ قیمتی لمحات سرمایہ حیات دنیا میں کامیابی اور آخرت میں فلاح ونجات کے ذریعہ کا باعث ہوتے ہیں۔ رفاقتِ اہلِ صحبتے با اولیاء۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ 16 یا 17 مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کعبہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا۔" (صحیح بخاری:4492)

جب تک مسلمانوں کے لیے بیت اللہ قبلہ مقرر نہیں ہوا تھا، اُس وقت تک مسلمانوں کا قبلہ اوّل "مسجد اقصیٰ" تھی، اس کھلی حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے مسلمانوں کے دل میں مسجد اقصیٰ کا جو مقام ہونا چاہیے وہ بالکل واضح ہے۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس ایرو کے نشان کو کلک کریں۔

مسنون دُعائیں

(اِدارہ)

جہاد میں مقابلہ اعداء کے وقت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار وقتوں میں آسمان (رحمت) کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں: (1) جہاد میں دشمنوں سے مقابلہ کے وقت، صف کی حالت میں (2) نزول بارش کے وقت (3) اقامت صلوٰۃ کے وقت (4) دیدار کعبہ کے وقت ۔(طبرانی، کنز: 62/2)

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو وقت کی دعا رد نہیں ہوتی: (1) گھمسان کی لڑائی کے وقت (2) اذان کے وقت ۔(ابن حیان، کنز: ۱۱)

فتح، نصرت و نور کی دعا

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو:

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُورَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (ابوداؤد: ۶۸۴/۲)

”ہم نے اور پوری دنیا نے صبح کی اس اللہ کے لیے جو جہانوں کا رب ہے، اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے اس دن کی بھلائی کا، فتح، نصرت، نور، برکت اور ہدایت کا اور اس دن اور اس دن کے بعد کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں۔“

اسی طرح شام میں بھی کہے۔

جب دشمن کا خوف ہو

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (خندق کے موقع پر) جب دشمنوں کے خوف سے کلیجہ منہ کو آگا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بتائی تھی:

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ آمِنْ رَّوْعَاتِنَا (مجمع الزوائد:۱۳۶/۱۰)

”اے اللہ! ہمارے عیوب کو چھپائیے اور خوف و دہشت سے امن عطا فرمائیے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم کسی جابر و قاہر، ظالم (بادشاہ یا کسی آدمی) سے خوف محسوس کرو تو یہ دعا کرو:

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَ أَحْذَرُ أَعُوْذُ بِاللهِ الْمُمْسِكِ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ أَنْ يَّقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ مِنْ شَرِ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ وَ أَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِلٰهِي كُنْ لِّي جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاءُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ (مجمع الزوائد:۱۳۷/۱۰)

”اللہ بڑے ہیں اللہ بڑے ہیں تمام مخلوق سے، اللہ اس پر غالب ہیں جس سے میں خوف اور ڈر محسوس کرتا ہوں، اس خدا کی پناہ جو ساتوں آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہیں، ہاں مگر اس کی اجازت سے، فلاں آپ کے بندے کے شر سے اور اس کی فوج اور اس کے ہم نواؤں سے اور اس کی جماعت سے خواہ انسانوں میں سے ہو یا جنات میں سے ان کے شر سے اے خدا! مجھے بچا لیجیے، بلند ہے آپ کی تعریف، غالب ہے آپ سے پناہ ڈھونڈھنے والا، بابرکت ہے آپ کا نام، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

کسی حاکم یا ظالم کا خوف ہو تو کیا پڑھے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی حاکم یا اس کے علاوہ سے خوف محسوس کرو تو یہ کہو:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ (ابن سنی:122، رقم:347، بسند ضعیف)

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بردبار کریم ہیں، پاک ہیں اللہ جو رب ہیں ساتوں آسمانوں کے اور رب ہیں عرش عظیم کے، نہیں کوئی رب سوائے آپ کے، آپ کی پناہ لینے والا غالب ہے، آپ کی تعریف بلند ہے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان
بانی
حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
ماھنامہ الصیانۃ لاہور
ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ اکتوبر 2024ء

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

خود اپنی نظر میں

شہباز خان شیروانی

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ سے تھانہ بھون میں متعینہ ایک پولیس افسر نے بیعت کی درخواست کی، جس کے جواب میں آپ نے انہیں اپنا تعارف کراتے ہوئے لکھا:

میں ایک خشک طالب علم ہوں، اس زمانہ میں جن چیزوں کو لوازم درویشی سمجھا جاتا ہے جیسے میلاد شریف، گیارہویں، عرس، نیاز، فاتحہ، قوالی وتصرف ومثل ذالک۔ میں ان سب سے محروم ہوں اور اپنے دوستوں کو بھی اس خشک طریقے پر رکھنا پسند کرتا ہوں۔ میں نہ صاحب کرامت ہوں اور نہ صاحب کشف، نہ صاحب تصرف، نہ عامل، صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر مطلع کرتا رہتا ہوں، اپنے دوستوں سے کسی قسم کا تکلف نہیں کرتا، نہ اپنی حالت، نہ اپنی کوئی تعلیم، نہ امور دینیہ کے متعلق کوئی مشورہ چھپانا چاہتا ہوں، عمل کرنے پر کسی کو مجبور نہیں کرتا، البتہ عمل کرتا ہوا دیکھ کر خوش اور عمل سے دور دیکھ کر رنجیدہ ضرور ہوتا ہوں۔

میں کسی سے نہ کوئی فرمائش کرتا ہوں، نہ کسی کی سفارش، اس لئے بعض اہل رائے مجھ کو خشک کہتے ہیں، میرا مذاق یہ ہے کہ ایک کو دوسرے کی رعایت سے کوئی اذیت نہ ہوں، خواہ حرفی ہی اذیت ہو۔ سب سے زیادہ اہتمام مجھ کو اپنے لئے اور اپنے دوستوں کیلئے اس امر کا ہے کہ کسی کو کسی قسم کی اذیت نہ پہنچائی جائے، خواہ بدنی ہو جیسے مار پیٹ، خواہ مالی ہو جیسے کسی کا حق مار لینا یا ناحق کوئی چیز لے لینا، خواہ آبرو کے متعلق ہو جیسے کسی کی تحقیر، کسی کی غیبت۔ خواہ نفسانی ہو جیسے کسی کو کسی تشویش میں ڈالنا یا کوئی ناگوار رنجیدہ معاملہ کرنا اور اگر اپنی غلطی سے ایسی بات ہو جائے تو معافی چاہنے سے عار نہ کرنا۔

مجھے انکا اس قدر اہتمام ہے کہ کسی کی وضع خلاف شرع دیکھ کر تو صرف شکایت ہوتی ہے مگر ان امور میں کوتاہی دیکھ کر بے حد صدمہ ہوتا ہے اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ اس سے نجات دے۔ (سیرت اشرف)

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

اجتماع
مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان

10 نومبر 2024ء بروز اتوار

شہباز خان شیروانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان

بانی: حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

Majlis Seynutul Muslimeen (Regd)
Pakistan
BY
HAKEEM-UL-UMMAT MUJADDID-UL-MILLAT
HAZRAT MAULANA MUHAMMAD ASHRAF ALI
THANWI RAHMAT-UL-LAH ALEIH

تاریخ ______ حوالہ ______

مخدومنا المکرم ______ دام اقبالکم و زید مجدکم

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہٗ

بعد اَز تسلیم بصد آداب و تعظیم و تکریم مع اُمیدِ خیر و عافیت و اشتیاقِ لِقاءِ مکرّمہ، زیارتِ مشرّفہ!

عرض ہے کہ حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ کی قائم کردہ اِصلاحی تبلیغی و تحریکی جماعت مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان عرصہ دراز سے اِصلاحِ اُمت کے لیے کوشاں ہے، اِسی سلسلہ میں مجلس کا سالانہ اِجتماع

مؤرخہ 7 جمادی الاولیٰ 1446ھ / بمطابق 10 نومبر 2024ء بروز اتوار بعد نمازِ ظہر تا بعد نمازِ عشاء جامعہ اشرفیہ لاہور میں منعقد کیا جارہا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

آنمحترم کی مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان سے خصوصی و دیرینہ وابستگی ہے بناء بریں آنجناب سے بصمیمِ قلب اِلتماس ہے کہ اپنے قیمتی اوقات و ہمہ جہت مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اِس اِجتماع میں مع احباب شرکت فرما کر رونق بخشیں، آپ کی تشریف آوری ہمارے لیے باعث مسرت ہوگی، قوی اُمید ہے کہ اس درخواست کو شرفِ قبولیت عطاء کریں گے۔

جَزَاکُمُ اللہُ تَعَالٰی خَیْرًا کَثِیْرًا وَّ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِی الدَّارَیْن، اٰمین

الداعیان الی الخیر

شفیقُ الاُمّت حضرت مولانا فضلُ الرحیم صاحب مدظلہ العالی
مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور / صدر مجلس صیانۃ المسلمین (پاکستان)

حضرت مولانا قاری ارشد عُبید صاحب مدظلہ العالی
نائب مہتمم و ناظمِ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ، لاہور
نگران: مجلس صیانۃ المسلمین (پاکستان)

برائے اِطلاع و معلومات
(مولانا) محمد یاسر نور صاحب 0300-8873007
افضال خان اشرفی 0301-4520737
شہباز خان شیروانی 0333-4409994
0305-4769960
خادم مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان

HEAD OFFICE:
MAJLIS SEYANATUL MUSLIMEEN (Regd) PAKISTAN
JAMIA ASHRAFIA, MUSLIM TOWN, FEROZEPUR ROAD, LAHORE, PAKISTAN.
0300-8873007, 0333-4409994

صدر دفتر: مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن فیروز پور روڈ، لاہور
0300-8873007, 0333-4409994

BAIT-UL-ASHRAF, 78/A BLOCK, MODEL TOWN, LAHORE, PAKISTAN.
بیت الاشرف، 78/اے بلاک، ماڈل ٹاؤن، لاہور، پاکستان۔

واپس فہرست پر جانے کے لیے اس تیر کے نشان کو کلک کریں۔

عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ

حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کشکولِ معرفت

تبلیغی جماعت کا عظیم الشان فائدہ

جس جماعت سے اتنا بڑا عالمی فائدہ ہو رہا ہو اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت چمک رہی ہو، اس جماعت کی مخالفت کرنے والے سے اندیشہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مواخذہ فرمائیں، بلکہ ایسے شخص کا خاتمہ خطرے میں پڑ جانے کا خطرہ ہے، کیونکہ اس جماعت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی بشارتیں ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ بھی ہوشیار ہو جائیں جو علماء کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ اگر توبہ نہ کی تو سوءِ خاتمہ کا خوف ہے، کیوں کہ حدیثِ قدسی میں ایسوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا اعلانِ جنگ ہے۔ غرض جہاں بھی دین کا کام ہو رہا ہے اس کو اپنا کام سمجھو، دین کا کام کرنے والے ہمارے ہیں اور ہم اُن کے ہیں۔ میں تبلیغی جماعت کے تمام احباب کو کہتا ہوں کہ میں اس جماعت کو بہت مبارک سمجھتا ہوں، لیکن اگر نماز میں سجدہ سہو واجب ہو جائے اور میں سجدہ سہو کا مسئلہ بتاؤں کہ نماز میں دو سجدے واجب ہو گئے ہیں، وہ ادا کرو ورنہ نماز دُہرانی پڑے گی، تو کیا میں نماز کا منکر ہوں؟ اسی طرح میں تبلیغ کا بھی منکر نہیں ہوں، البتہ مسائل بیان کرتا ہوں کہ یہ غلطیاں ہو رہی ہیں، لوگ اس بارے میں احتیاط کریں۔

مسائلِ نماز بتانا اور ہے مگر نماز کی تحقیر حرام ہے یا نہیں؟ مثلاً اگر کوئی غلط نماز پڑھ دے اور سجدہ سہو واجب ہو جائے، تو کیا نماز ہی سے انکار کر دو گے؟ اسی طرح اگر کسی تبلیغی جماعت والے سے کوئی بے اصولی ہو جائے، تو پوری تبلیغی جماعت کو متہم کرنا اور تبلیغ کی مخالفت کرنا کہاں جائز ہے؟ (علم اور علماء کرام کی عظمت)

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور، پاکستان۔ بیت الاشرف، 78-اے بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور، پاکستان۔

0333-4409994 twitter.com/assyanah assyanahpk@gmail.com

زیر سرپرستی

شفیق الامت حضرت مولانا **فضل الرحیم** صاحب مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور صدر مجلس صیانۃ المسلمین (پاکستان)

زیر نگرانی

حضرت قاری مولانا **ارشد عبید** صاحب مدظلہ العالی

نائب مہتمم وناظم اعلیٰ جامعہ اشرفیہ لاہور / نگران مجلس صیانۃ المسلمین (پاکستان)

بانی: حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کا سالانہ

اِجتماع

ان شاء اللہ تعالیٰ

7 جمادی الاولیٰ 1446ھ

10 نومبر 2024ء

بروز **اتوار**

بعد نماز ظہر تا بعد نماز عشاء

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا

محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

کے سلسلہ کے مجازین خلفاء کرام اور دیگر

اکابر علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے

بمقام

جامعہ اشرفیہ

فیروز پور روڈ، لاہور

اہل عقیدت سے شرکت کی درخواست ہے

رابطہ

0300-8873007 0305-4769960

0333-4409994 0333-4959901

0304-4436443

براہ کرم تصویر کشی اور ویڈیو بنانے سے اجتناب کریں

شکریہ